ڈاکٹر محمد حمید اللہ بحیثیت مترجم و مفسرِ قرآن

محمد سلطان شاہ

دنیا میں بہت کم ایسی شخصیات جنم لیتی ہیں جن کا تذکرہ اوراقِ تاریخ میں سنہری حروف میں رقم ہوتا ہے اور اپنے دینی، علمی و ادبی کارناموں یا سائنسی یا سماجی خدمات کے سبب انھیں بقائے دوام نصیب ہوتا ہے۔ ایسی ہی ایک ہستی کا اسمِ گرامی ڈاکٹر محمد حمید اللہ تھا جو صحیح معنوں میں ایک عبقری انسان تھے۔ انھوں نے حیدرآباد دکن جیسے مردم خیز خطے میں آنکھ کھولی۔ انھوں نے جامعہ عثمانیہ سے ایم اے اور ایل ایل بی، جرمنی اور فرانس کی دو دانش گاہوں سے ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کیں اور پھر عمر بھر وہ تحقیق و تدریس میں منہمک رہے۔[1] علم وعرفان کا یہ بدرِ منیر کم وبیش نصف صدی تک مغرب کو ضیاءِ اسلام سے منور کرتا رہا اور بالآخر ۱۷ دسمبر ۲۰۰۲ء کو ہمیشہ ہمیش کے لیے غروب ہوگیا لیکن ان کی علمی یادگاریں بہت دیر تک افقِ مغرب پر ضوفگن رہیں گی اور عالمِ اسلام اُن کی تحقیق سے برابر استفادہ کرتا رہے گا۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم و مغفور مشرقی زبانوں کے علاوہ انگریزی فرانسیسی، جرمن اور اطالوی جیسی مغربی زبانیں بھی بخوبی جانتے تھے۔[2] انھوں نے مختلف زبانوں میں قرآن مجید، حدیث و سیرت، فقہِ اسلامی اور تاریخِ اسلام جیسے موضوعات پر متعدد گراں قدر کتابیں اور مقالے لکھے اور بعض نایاب کتب کی از سرِ نو تدوین کی۔ فرانسیسی زبان پر انھیں پوری دسترس حاصل تھی۔ انھوں نے اپنے ڈی-لٹ کے مقالہ بعنوان "La Diplomatic musalmane à l'époque du Prophète et des khalifes Orthdoxes" (السفارة الإسلامية فى العصر النبوى و الخلافة الراشدة)

کے علاوہ سیرتِ رسول ﷺ دو جلدوں میں "Le Prophete de l'Islam, sa vìe et son oeuvre" کے عنوان سے لکھی اور قرآن مجید کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا اور اس پر تفسیری حواشی قلم بند کیے۔ اُن کا فرانسیسی ترجمۂ قرآن "Le Saint Coran" (لِ سین قرآن) کے نام سے متعدد بار چھپ چکا ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے فرانسیسی زبان میں متعدد مقالات لکھے ہیں۔ پیش نظر مضمون میں قرآن مجید کے فرانسیسی ترجمہ وتفسیر سے متعلق اُن کی خدمات کا ایک جائزہ مقصود ہے۔

فرانسیسی ترجمہ قرآن مع حواشی:

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے قرن مجید کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا اور اس پر تفسیری حواشی قلم بند کیے۔ انھوں نے فرانسیسی جاننے والے مسلمانوں اور مستشرقین کے لیے ایک مستند ترجمۂ قرآن کی کمی پورا کرنے کے لیے مقدور بھر کوشش کی۔ ان کا یہ قیمتی ومفید ترجمہ "Le Saint Coran" کے نام سے متعدد بار زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکا ہے۔ سرِ ورق پر یہ الفاظ تحریر کیے گئے ہیں:

LE SAINT CORAN

Traduction et Commentaire de Muhammad Hamidullah avec la collaboration de M. Léturmy

(القرآن المجید مع معانیه بالفرنسیة نقله و حشاه محمد حمید الله بمساعدة م- اللیتورمی)

دراصل یہ ترجمہ ڈاکٹر صاحب نے کیا اور فرانسیسی ادیب M. Léturmy نے اس پر نظرِ ثانی کی۔ یہ ترجمہ دو عربی اور فرانسیسی زبانوں کے ماہرین کے اشتراکِ عمل کا نتیجہ ہے۔ ترجمہ کے معنوی اوصاف سے قطعِ نظر، اس کے صوری محاسن بھی لائقِ ستائش ہیں۔ ایک صفحہ پر عربی متن دیا گیا ہے اور سامنے کے صفحہ پر ترجمہ اور حواشی دیے گئے ہیں،

جن کی طباعت دو رنگی ہونے کے باعث قاری کو ترجمہ اور حواشی میں امتیاز کرنے میں کسی الجھن کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ حواشی سرخ روشنائی میں چھاپے گئے ہیں جب کہ ترجمہ سیاہ روشنائی میں دیا گیا ہے۔ اِس ترجمے کے متعدد ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔ راقم الحروف کے پیش نظر اس کا تیرہواں ایڈیشن مطبوعہ ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء ہے جس کے کل صفحات ۸۴۷ ہیں۔ آغاز میں ۱۰۲ صفحات کا مقدمہ ہے جس پر رومن گنتی میں صفحات کے نمبر درج ہیں۔ اس کے علاوہ اِس مقالہ کی تیاری میں ۱۹۸۹ء کے مطبوعہ ایڈیشن سے بھی استفادہ کیا گیا ہے جو محمد عالم مختار حق کے ذخیرۂ کتب میں موجود ہے۔ یہ کل ۶۱۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ شروع میں ۸۹ صفحات کا مقدمہ ہے۔ آخر میں اشاریہ (index) اور سورتوں کی فہرست اور چار نقشہ جات دیے گئے ہیں۔ محمد عالم مختار حق کے مطابق اس قرآن مجید کا عربی متن شاہ فہد کمپلیکس مدینہ منورہ کے مطبوعہ قرآن مجید سے ماخوذ ہے جس کا ہر صفحہ اختتام آیت پر ختم ہوتا ہے۔[۳] محمد صلاح الدین نے ۱۹۹۲ء میں اس کے ۲۰ ویں ایڈیشن کی طباعت کا ذکر کیا ہے۔ ہر ایڈیشن ۱۰ سے ۲۰ ہزار کی تعداد میں طبع ہوا ہے۔[۴]

ترجمے کی سرگذشت مترجم کی اپنی زبانی:

ڈاکٹر صاحب سے ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء میں رتینے نامی نشریات کے مالک نے پروفیسر ماسینیون کی معرفت ملاقات کی اور فرمائش کی کہ وہ ایم-ساواری (M.Savary) کے فرانسیسی ترجمۂ قرآن پر نظر ثانی کر دیں کیونکہ وہ قرآن پاک کا عربی متن اور یہ ترجمہ چھاپنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ ڈاکٹر حمید اللہ جیسی قرآن سے محبت رکھنے والی ہستی نے اس کام کا بیڑا اٹھایا۔ ناشر دو ہفتے بعد نظر ثانی شدہ نمونہ لے گیا لیکن بعد میں شاید اُس نے اپنا ارادہ بدل لیا۔ تاہم اس واقعہ نے ڈاکٹر صاحب کے دل میں فرانسیسی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کرنے کی تحریک اور تشویق ضرور پیدا کی۔ وہ اپنے ترجمۂ قرآن کی سرگذشت یوں رقم فرماتے ہیں:

”...ایک اور کمپنی Club Francais Du Livre کے ڈائرکٹر نے

پروفیسر ماسینیون کے ہی حوالہ سے ملاقات کی اور کہا، ہم نے حال ہی میں بائبل کا ایک نیا ترجمہ شائع کیا ہے، جو مقبول ہوا ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ قرآن مجید کا بھی ایک فرانسیسی ترجمہ شائع کریں۔ میں نے کہا...... معیاری ترجمہ تو وہی ہوتا ہے جو کوئی ایسا فرانسیسی ادیب کرتا جو عربی پر بھی عبور رکھتا اور مسلمان بھی ہوتا۔مگر یہ چیز عنقا ہے، اس لیے اس کا حل یہی ہے کہ ایک عربی دان مسلمان اور ایک فرانسیسی ادیب اشتراک عمل سے ترجمہ کریں''۵۔

جب ناشر نے فرانسیسی ادیب مہیا کرنے کی بھی حامی بھر لی تو علم،عمل اور اخلاص کے پیکر ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اسے سعادت دارین سمجھا۔ چنانچہ انھوں نے صفر ۱۳۷۷ھ/ اگست ۱۹۵۷ء میں معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد اس مبارک کام کا آغاز کردیا۔ یہ واضح رہے کہ عربی سے فرانسیسی ترجمہ ڈاکٹر صاحب نے خود کیا تاہم فرانسیسی زبان کی تصحیح اور اہلِ زبان کے لیے اسے قابلِ قبول بنانے کا فریضہ M.Léturmy نے سرانجام دیا۔ اِس کا ذکر انھوں نے اِن الفاظ میں کیا ہے:

''جیسے جیسے کام ہوتا گیا، اپنے رفیق کار موسیولیتورمی کو بھیجتا رہا، وہ ترمیم کرکے واپس کرتے رہے، نظر ثانی کے بعد بھی مسودہ اسی طرح ان کو بھیجتا رہا، اس کے بعد ان کے مسکن شہر روبے (Roubaix) میں جاکر دسمبر ۱۹۵۸ء اور جنوری ۱۹۵۹ء میں چند ہفتوں تک ان کے یہاں قیام کیا اور پورا مسودہ آخر تک مکرر تصحیح کرکے ناشر کے سپرد کردیا۔ انتظامی مراحل سے گذرنے کے بعد ۱۹۵۹ء میں کمپوز ہونا شروع ہوگیا اور سات سو صفحے کے پروف ایک ماہ میں مل گئے، اکتوبر میں طباعت اور جلد بندی ہوئی، اور یکم نومبر کو شائع ہوگیا''۶۔

ڈاکٹر صاحب کی مندرجہ بالا تحریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے ترجمہ کرنے کے بعد بھی زبان کی اصلاح کا کام تنہا Léturmy پر نہیں چھوڑا مبادا کہ کہیں زبان کو بہتر

بناتے ہوئے کسی آیت کے مفہوم میں کوئی فرق آ جائے بلکہ اُس کے نظر ثانی شدہ مبیضہ پر پھر غور وفکر کیا۔ اس پر مستزاد یہ کہ ان کے پاس جا کر باہمی مشاورت سے مکرر تصحیح کے بعد اسے قابل اشاعت قرار دیا۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر صاحب کی محنت ومشقت، احتیاط اور اغلاط سے مبرا ترجمہ پیش کرنے کی کوشش لائقِ صد آفریں ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ اور دیگر زبانوں میں قرآن کا ترجمہ:

کیا ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے قرآن پاک کا فرانسیسی زبان کے علاوہ کسی اور مغربی زبان میں بھی ترجمہ کیا ہے؟ اُن کے مطبوعہ مقالات اور کتب کی دستیاب فہرست سے تو اس کی تردید ہی ہوتی ہے۔ البتہ بعض اہلِ قلم کے نزدیک انھوں نے قرآن پاک کے فرانسیسی ترجمہ کے علاوہ بھی اس کلامِ الٰہی کے کچھ حصّے کو دو اور مغربی زبانوں میں منتقل کیا۔ یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ڈاکٹر صاحب اردو، فارسی، عربی اور ترکی کے علاوہ انگریزی، فرانسیسی، جرمن اور اطالوی سے بخوبی واقف تھے۔ فرانسیسی کتب ومقالات کے علاوہ اُن کی متعدد انگریزی اور جرمن مطبوعات بھی منصۂ شہود پر نمودار ہوئیں۔ ممکن ہے کہ انھوں نے قرآن مجید کے کچھ حصہ کا جرمن یا انگریزی میں ترجمہ کیا ہو لیکن ان میں سے کسی ایک زبان میں بھی انھوں نے قرآن پاک کا مکمل ترجمہ نہیں کیا۔ البتہ ڈاکٹر صاحب کے بارے میں لکھے گئے بعض مضامین میں ایسے جملے ملتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے ان دونوں زبانوں میں (یا کم از کم جرمن) میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا۔ لطف الرحمٰن فاروقی ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تصانیف کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> ''آپ نے ۱۷۵ سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں اور ایک ہزار سے زائد مقالات تصنیف کیے جو شائع ہو کر مقبول خاص وعام ہوئے۔ انگریزی اور جرمن زبان میں ترجمہ قرآن مجید بھی اس سلسلہ کی اہم کڑیاں ہیں'' [۷]۔

صحیفہ ہمام بن منبہ کے آغاز میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مختصر حالاتِ زندگی احمد عطاء اللہ نے تحریر کیے ہیں، جس میں انھوں نے تحریر کیا ہے:

''کئی مقالات غیر مطبوعہ ابھی باقی ہیں جن میں انگریزی اور جرمن تراجم قرآن بھی طباعت سے آراستہ نہیں ہوئے''۔۸

شاہ بلیغ الدین نے ۱۹۹۷ء میں اپنے ایک مضمون میں لکھا:

''اطالوی و یونانی کے ساتھ ساتھ وہ جرمن زبان سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ انھوں نے جرمن میں بھی کلام پاک کے ترجمے کا آغاز کردیا تھا اور چھ پاروں کا ترجمہ شاید مکمل کرچکے ہیں''۔۹

پروفیسر ڈاکٹر مظہر معین نے جرمن زبان میں ان کے ترجمہ کا اِن الفاظ میں تذکرہ کیا ہے:

واعتنى الدكتور حميد الله بترجمة معانى القرآن الكريم باللغة الألمانية أيضاً مع السيدة حاجة طاهرة التى اعتنقت الإسلام و وقفت حياتها للإسلام۔۱۰

اس کے متعلق ممتاز قریشی نے لکھا ہے کہ ڈاکٹر صاحب جرمن زبان میں (فرانسیسی ترجمے کے بعد) قرآن کریم کا ترجمہ کررہے تھے لیکن دوسری مصروفیات کی وجہ سے چھٹے پارے تک ترجمہ کرسکے ہیں۔۱۱ دراصل مظہر ممتاز قریشی کے استفسار پر دو تین بار ڈاکٹر صاحب نے جرمن ترجمے کا ذکر کیا۔ اُن کو ایک مکتوب (محررہ ۲۹ صفر ۱۴۰۵ھ/ اکتوبر ۱۹۸۴ء میں لکھتے ہیں:

''میرا جرمن ترجمہ چھٹے پارے پر رک گیا ہے۔ دیگر مصروفیتیں ادھر توجہ کا موقع نہیں دیتیں''۔۱۲

ایک اور مراسلے میں ۲۹ جمادی الاول ۱۴۰۶ھ/ جنوری ۱۹۸۶ء کو قریشی صاحب کو لکھا:

''میرا جرمن ترجمہ قرآن سورۂ انعام تک آکر جو رُکا، تو پھر آگے نہیں بڑھا دوسرے کاموں میں اس قدر پھنسا ہوا ہوں کہ اِدھر توجہ کی فرصت نہیں ملتی''۔۱۳

یہی بات ۲۴ رمضان ۱۴۱۱ھ کو مکرر لکھی ۱۴؎ اس کے ایک ماہ بعد ۱۸ شوال ۱۴۱۱ھ/ ۳ مئی ۱۹۹۱ء کو جرمن ترجمے کا کام آگے نہ بڑھ سکنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے ایک مکتوب میں رقم طراز ہیں:

''جرمن ترجمہ قرآن مجید کی جگہ میں شاہ ولی اللہ دہلوی کی حجۃ اللہ البالغۃ کے فرانسیسی ترجمے کو مقدم رکھنا چاہتا ہوں جو ۴/۱۰ مکمل ہو چکا ہے، پہلی جلد ختم ہونے کے قریب ہے'' ۱۵؎

جتنا ترجمہ جرمن زبان میں ہو چکا تھا، اس کی طباعت کے متعلق راقم السطور کو کہیں کوئی قطعی ثبوت نہیں مل سکا۔ ڈاکٹر مرحوم کے مکمل فرانسیسی اور سورۂ انعام تک جرمن ترجمے کے علاوہ اُن کے انگریزی ترجمے اور تفسیر کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ڈاکٹر صلاح الدین ثانی نے لکھا ہے کہ لطف الرحمٰن فاروقی کے علاوہ کسی اور سوانح نگار نے اُن کے انگریزی ترجمہ کا ذکر نہیں کیا۔ ۱۶؎ حالانکہ احمد عطاء اللہ نے ڈاکٹر حمید اللہ کے مختصر حالاتِ زندگی مشمولہ ''صحیفہ ھمام بن منبہ'' میں تحریر کیا ہے کہ اُن کے انگریزی اور جرمن تراجم قرآن ہنوز زیورِ طباعت سے آراستہ نہیں ہوئے۔ ۱۷؎ مظہر ممتاز قریشی نے راقم کے استفسار پر یہ لکھا کہ ڈاکٹر صاحب نے انگریزی زبان میں قرآن کا ترجمہ نہیں کیا ہے۔ ۱۸؎ لیکن انھوں نے اپنے بھائی محمد حبیب اللہ کی تصنیف ''تفسیر حبیبی'' کے مقدمہ میں خود لکھا ہے:

''انگریزی میں ایک سلیس تفسیر ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۵ء تک ڈربن کے رسالہ ''الھادی الامین'' میں نکلتی رہی، جس میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کے تقریباً اواخر تک کام پہنچا ہے'' ۱۹؎

اس سے واضح ہوتا ہے کہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے قسط وار انگریزی زبان میں تفسیر نویسی کا کام شروع کیا تھا جو اُن کی دیگر مصروفیات کی وجہ سے پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ البتہ ڈاکٹر صاحب نے فرانسیسی، جرمنُ اور انگریزی کے علاوہ کسی اور زبان میں قرآن مجید ترجمہ نہیں کیا۔ محمد عالم مختار حق کے استفسار پر ان کے نام ایک مکتوب (محررہ ۱۴ ربیع الاول

۱۴۰۰ھ میں انھوں نے تحریر فرمایا:

''مجھے معلوم نہیں کس نے آپ سے کہا کہ میں قرآن مجید کا بے شمار زبانوں میں خود ترجمہ کررہا ہوں، مضحکہ خیز بات ہے'' ۲۰۔

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے قرآن مجید کا مکمل ترجمہ صرف فرانسیسی زبان میں کیا ہے۔

فرانسیسی ترجمۂ قرآن:

قرآن مجید کا کسی بھی زبان میں ترجمہ کرنا ایک انتہائی جانگسل کام ہے مولانا عبدالماجد دریابادی نے اپنے انگریزی ترجمہ وتفسیر کے پیش لفظ کا آغاز ہی اس جملے سے کیا ہے:

Of all great works, the holy Quran is perhaps the least translatable. ۲۱

خواجہ حسن نظامی دہلوی نے اس حقیقت کا انکار تو نہیں کیا کہ قرآن پاک کا ترجمہ ہو ہی نہیں سکتا لیکن یہ ضرور تسلیم کیا کہ ''کلام الٰہی کا اصل دبدبہ ترجمے میں نہیں آسکتا'' ۲۲۔

حقیقت یہ کہ قرآن کا مفہوم سمجھنے اور اس سے استفادہ میں آسانی کے لئے قرآن کا دیگر زبانوں میں ترجمہ ناگزیر ہے۔ اسی لیے ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے فرانس اور دیگر مما لک کے فرانسیسی بولنے والوں کے لیے اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے قرآن پاک کا اس زبان میں ترجمہ کردیا۔ اس میں تحریص یا دنیوی منفعت اُن کے پیشِ نظر نہ تھی۔ پبلشر نے کافی معاوضہ دیا لیکن اُنھوں نے پوری رقم ایک اسلامی انجمن ''مرکزِ ثقافت اسلامی'' کی نذر کردی ۲۳۔ جیسا کہ انھوں نے حکومت پاکستان کی طرف سے ملنے والی دس لاکھ کی خطیر رقم ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد کو بطور عطیہ دے دی تھی ۲۴۔ یہ رقم سیرت رسول ﷺ پر اُن کی تحقیقی خدمات پر بطور ایوارڈ پیش کی گئی تھی۔

مدّتِ تکمیلِ ترجمہ:

قرآن پاک کا ترجمہ اور بالخصوص تفسیر لکھنے کا کام نہ صرف محنت طلب ہے بلکہ انتہائی تفکر و تدبر کا متقاضی ہے۔ سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اپنی مبسوط تفسیر ۳۰ برس اور چار ماہ میں مکمل کی۔ ۲۵؎ اسی طرح پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ نے اُنیس سالہ طویل عرصہ میں تفسیر ضیاء القرآن تالیف کرنے کا کام مکمل کیا۔ ۲۶؎ یہ درست ہے کہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اپنے فرانسیسی ترجمۂ قرآن پر انتہائی مختصر حواشی قلم بند کیے لیکن فرانسیسی ترجمہ و حواشی کا متن ۶۱۸ صفحات پر محیط ہے۔ اس میں قرآن مجید کا عربی متن شامل نہیں کیونکہ ان پر صفحہ نمبر نہیں لگائے گئے۔ اس کے علاوہ ۸۹ صفحات کا مقدمہ بھی دیا گیا ہے۔ اس طرح کل صفحات سات سو سے متجاوز ہیں۔ یہ سارا کام ڈاکٹر صاحب نے صرف ایک برس کی قلیل مدت (صفر ۱۳۷۷ھ تا صفر ۱۳۴۸ھ) میں مکمل کرلیا، حالانکہ Club Francais Du Livre کمپنی سے معاہدے پر دستخط کرتے وقت اٹھارہ مہینوں میں ترجمہ مکمل کرنے کی شرط قرار پائی تھی۔ لیکن کلام اللہ کی محبت سے سرشار، فرانسیسی بولنے والوں کو جلد از جلد ایک مستند ترجمۂ قرآن فراہم کرنے کے متمنی اور یورپ کی ظلمتوں کو وحیٔ الٰہی کے نور سے ضوفشاں کرنے کے خواہاں اس مردِ درویش نے فرانسیسی جس کی مادری زبان نہیں تھی، طے شدہ مدّت سے چھ ماہ قبل ہی اس عظیم منصوبے کو پایۂ تکمیل کو پہنچا دیا۔ ۲۷؎ سات سو صفحات ایک ماہ میں کمپوز ہوئے اور ایک ماہ میں طباعت اور جلد بندی کے تمام مراحل مکمل ہونے کے بعد یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو یہ ترجمہ منظر عام پر آیا۔

مقدمہ ترجمہ قرآن:

ڈاکٹر صاحب نے ترجمے کے آغاز میں ایک مفصل مقدمہ تحریر فرمایا ہے جس کی اہمیت کا اندازہ اس کے ذیلی عنوانات سے لگایا جا سکتا ہے۔ یہ مقدمہ ۸۹ صفحات پر محیط ہے جن پر رومن ہندسوں میں نمبر درج ہیں۔ اس کی اہم ذیلی سرخیاں درج ذیل ہیں:

Auteur Du Coran	قرآن کا مصنف
Revelation	وحی
Le Coran et Le Hadith, ou Sunna	قرآن اور حدیث یا سنت
Les styles du Coran et la Bible	قرآن اور بائبل کا اسلوبِ بیان
Le Contenu du Coran	مندرجاتِ قرآنی
References Au Israelities	بنی اسرائیل کے ریفرنس
Conception Coranique de la Vie	قرآنی تصورِ حیات
La Femme, Dans le Coran	عورت کا ذکر قرآن میں
L'esclavage	غلامی
Esquisse de la vie de Muhammad dans le Cadre des Donnees Coraniques	حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ طیبہ قرآن کی روشنی میں
Histoire de la Redaction du Coran	تاریخِ تدوینِ قرآن
L'ordre des versets et des Chapitres	ترتیبِ آیات وسورت ہائے قرآن
L'ecriture	خط
La Transmission et la Conservation du texte	قرآنی متن کی منتقلی اور تحفظ
Question de L'abrogation	ناسخ ومنسوخ کا مسئلہ
La Recitation du Coran	تلاوتِ قرآن
Histoire de la Tranduction du Coran	تراجمِ قرآن کی تاریخ
Liste des Traductions du Coran en Langues Europeenes	یورپی زبانوں میں قرآنی تراجم کی فہرست
Index Des Traducteurs	مترجمین کا انڈکس

القرآن فی کل لسان:

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کو قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں ہونے والے تراجم سے متعلق معلومات جمع کرنے کا بے حد شوق تھا۔ انھوں نے عالم شباب میں ایک کتاب ''القرآن فی کل لسان'' بھی لکھی تھی۔ ۲۸؎ اس کے بارے میں پروفیسر عبدالقیوم قریشی نے لکھا ہے ''خدمتِ قرآن کے سلسلے میں آپ نے پچیس برس قبل تراجم قرآن حکیم کی بلیوگرافی ''القرآن فی کل لسان'' مرتب کی تھی''۔ ۲۹؎ بعد میں انھوں نے اسے اپنے فرانسیسی ترجمہ قرآن کے دیباچہ میں Liste des Traductions du Coran en Langues Européenes کے عنوان کے تحت یورپی زبانوں میں ہونے والے تراجم کا ذکر شامل کر دیا۔ ۳۰؎ اس میں ۷۰ کے لگ بھگ فرانسیسی تراجمِ قرآن کے نام اور ناشرین کے پتے بھی دیے گئے ہیں۔

ایک نئے فرانسیسی ترجمۂ قرآن کی ضرورت:

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے ''مقدمہ'' میں لکھا ہے کہ انھوں نے یہ ترجمہ کیوں کیا؟ انھوں نے آیت LXIII:4 کا ساواری (Savary)، کازیمیرسکی (Kasimirski) اور بلاشیر (Blachere) کے تراجم نقل کر کے یہ وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ تراجم ناقص تھے، اس لیے انھیں ترجمہ کرنا پڑا۔ انھوں نے اپنے ترجمے کی بعض خوبیاں بھی بتائی ہیں۔

الف- ایک فعل کا ہر جگہ ایک ہی ترجمہ کیا گیا ہے۔

ب- تمثیلات (metaphores) کے لیے مناسب فرنچ مترادفات لائے گئے ہیں جن کی اکثر حواشی میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

ج- بائبل میں مذکور جن شخصیات کا ذکر قرآن مجید میں ہے، اُن کے حواشی میں بائبل کے ریفرنس نقل کیے گئے ہیں۔

د- عربی زبان اور قرآن کے اندازِ بیان کے قریب تر رہنے کی ممکنہ کوشش کی گئی ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ کے ترجمہ کی اولیت:

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی وفات کے بعد بعض اہلِ قلم نے اُن کے متعلق کچھ باتیں بغیر تحقیق کے لکھ دیں۔ انھوں نے اس عظیم اسکالر سے ایسی باتیں بھی منسوب کر دیں جن کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ مثلاً اُن کے فرانسیسی ترجمہٴ قرآن کی اوّلیت کا دعویٰ کیا گیا۔ یہاں صرف ''مشتے نمونہ از خروارے'' کے طور پر چند مضامین کا حوالہ نقل کیا جاتا ہے۔

عربی زبان و ادب کے نامور استاذ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر جیسے عظیم محقق سے بھی یہی تسامح ہوا۔ چنانچہ انھوں نے بھی یہ جملہ لکھ دیا:

> ''قرآنِ کریم کا فرنچ میں اولین ترجمہ وتفسیر لکھنے کا شرف انہی کے حصے میں آیا''۳۱۔

ڈاکٹر محمد عبداللہ استاذ ادارہٴ علوم اسلامیہ جامعہ (پنجاب لاہور) کے تحقیقی مجلہ ''القلم'' میں رقم طراز ہیں:

> ''فرانسیسی زبان میں قرآن حکیم کا پہلا ترجمہ کرنا بھی ڈاکٹر موصوف کا ایک اعزاز ہے''۳۲۔

ایک دوسرے مقالے میں ڈاکٹر صاحب نے اسی بات کو اِن الفاظ میں دہرایا ہے:

> ''ڈاکٹر حمید اللہ کا ایک اہم کارنامہ فرانسیسی زبان میں قرآن حکیم کا ترجمہ کرنا ہے، جسے فرانسیسی زبان میں اوّلیت کا شرف حاصل ہے''۳۳۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا فرانسیسی زبان میں ترجمہٴ قرآن پہلا فرانسیسی ترجمہ ہرگز نہیں بلکہ انھوں نے خود اپنے مضمون ''قرآن مجید کے فرانسیسی ترجمے'' میں اپنے ترجمہ سے قبل ۲۵ تراجم کا ذکر کیا ہے۳۴۔ ان میں سے اکثر نامکمل یا غیر مطبوعہ ہیں، بعض ناپید ہیں لیکن پھر بھی آٹھ مکمل اور مطبوعہ تراجم ہیں اور یہ تراجم ڈاکٹر موصوف کے ترجمہ سے پہلے چھپ چکے تھے۔ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار پروفیسر عبدالقیوم نے ۲۲ فرانسیسی تراجم

کا ذکر کیا ہے ۳۵۔ جمیل نقوی نے چھ فرانسیسی تراجم قرآن کے مصنفین کے اسماء اور ترجمہ طبع ہونے کا سن دیا ہے جو ڈاکٹر حمید اللہ کے ترجمے سے بہت پہلے منظر عام پر آ چکے تھے ۳۶۔ محمد عبداللہ منہاس نے ۱۶۴۷ء سے ۱۹۲۶ء تک فرانسیسی زبان میں شائع ہونے والے نو تراجمِ قرآن کا ذکر کیا ہے ۳۷۔

ہمارے محققین نے تو ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے ترجمۂ قرآن کو فرانسیسی زبان میں پہلا ترجمہ قرار دیا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کا سب سے پہلا مکمل ترجمہ اندرے دورییے (André Du Ryer) نے ۱۶۴۷ء میں "L' Alcoran de Mahomet" کے نام سے پیرس سے شائع کیا۔ مترجم مصر میں فرانسیسی کونسل میں تھے اور عربی اور ترکی زبانیں بخوبی جانتے تھے ۳۸۔ یہ ترجمہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے ترجمے سے ۳۱۲ برس قبل اشاعت پزیر ہوا۔ ترکی سے طبع ہونے والی قرآن پاک کے تراجم کی فہرست کے مطابق ۱۶۴۷ء سے ۱۷۷۵ء تک اس ترجمے کے سترہ ایڈیشن طبع ہوئے ۳۹۔ اس ترجمے سے قبل انگریزی زبان میں بھی کوئی ترجمہ قرآن شائع نہیں ہوا تھا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مطابق اس ترجمے کی اساس پر متعدد یورپی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ ہوا ۴۰۔ انگریزی میں چھپنے والا پہلا ترجمہ الیگزنڈر راس (Alexandar Ross) نے کیا جو دورییے کے فرانسیسی ترجمے کا انگریزی ترجمہ تھا۔ اس کے مصنف کے متعلق عبداللہ یوسف علی اپنے انگریزی ترجمۂ قرآن کے دیباچہ میں رقم طراز ہیں:

> The first English translation by A. Ross was but a translation of the first French translation of Du Ryer of 1647, and was published a few years after Du Ryer's. ۴۱

اس کے علاوہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ سے قبل ساواری (Claude Etienne Savary) کا ترجمہ Le Coran ۱۷۸۳ء میں، کازیمیرسکی (Albert de Bibestein Kasimirski) کا Le Koran ۱۸۳۲ء میں، دوار لوئی مونتے

(Edouerd Louis Montet) کا Le Coran ۱۹۲۹ء میں، ریژی بلاشیر (Regis Blachere) کا ترجمہ ۵۰-۱۹۴۷ء میں طبع ہو کر منظرِ عام پر آچکا تھا۔۴۲ مؤخر الذکر ترجمے کی بابت چارلس جے آدمز (Charles J. Adams) نے The Encyclopedia of Religions میں زیر عنوان ''قرآن'' یہ لکھ دیا ہے کہ "The foremost French Translation is that of Regis Blachere"۔۴۳

یہ بات بھی مبنی بر حقیقت نہیں جیسا کہ اِس سے قبل مذکورہ فرانسیسی تراجم کے ذکر سے ظاہر ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے متعلق ایک اور دعویٰ قابلِ تردید ہے۔ بعض اسکالرس نے انھیں فرانسیسی زبان میں ترجمہ کرنے والا پہلا مسلمان قرار دیا۔ چنانچہ ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی نے لکھا ہے:

> ''میرے علم کے مطابق وہ پہلے مسلمان ہیں جنھوں نے قرآن کریم کا ترجمہ فرانسیسی میں کیا ہے''۔۴۴

حالانکہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے خود دو ایسے فرانسیسی تراجم کا ذکر کیا ہے جو مسلمان مصنفین کی کاوشوں کا ثمرہ ہیں۔ اُن کے مطابق دو الجزائری مسلمانوں احمد الأعمش اور ابن داؤد نے دہراں (الجزائر) سے ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۱ء میں ایک ترجمہ چھاپا جو بہت مقبول ہے۔ یہ ترجمہ ڈاکٹر صاحب کے ترجمے سے ۲۸ برس قبل منصۂ شہود پر آیا۔ اس کے علاوہ پیل (Octave Pesle) جو غالباً نو مسلم تھے اور احمد تیجانی نے مل کر پیرس سے ۱۹۳۶ء میں ایک ترجمہ شائع کیا۴۵۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے ترجمہ سے قبل مسلمانوں کے دو مطبوعہ تراجم کے ہوتے ہوئے اُنھیں فرانسیسی زبان میں قرآن کا پہلا مسلمان مترجم کیسے قرار دیا جاسکتا ہے؟

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے ترجمے کی اوّلیت یا انھیں اولین مسلم مترجم قرار دینا خلاف واقعہ ہے۔ اگر اُن کا ترجمۂ قرآن فرنچ کا پہلا ترجمہ نہ بھی ہو تو اس کی قدر و قیمت میں قطعاً کوئی فرق نہیں پڑے گا تاہم اپنے اکابر کی

عقیدت ومحبت سے مغلوب ہوکر لکھی جانے والی ایسی خلاف واقعہ باتیں اغیار کے لیے مضحکہ خیز ثابت ہوں گی۔

ڈاکٹر حمید اللہ کے ترجمۂ قرآن کا فیض:

اس ترجمۂ قرآن مجید سے نہ صرف فرانس کے باشندے بلکہ کئی اور مُلکوں کے فرانسیسی بولنے والے لوگ فیض یاب ہورہے ہیں۔ اِن میں کنیڈا اور کئی افریقی ممالک کے لوگ شامل ہیں۔ گویا ڈاکٹر صاحب کے طفیل اُن لوگوں کو فہم قرآن میں بڑی مدد ملی جو صرف فرانسیسی زبان ہی جانتے تھے۔ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے رابطہ ادب اسلامی کے زیر انتظام ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی وفات پر منعقدہ تعزیتی سمینار میں فرمایا کہ اُن کی عظمت کا اس واقعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایک سمینار میں ان کی معروف فرانسیسی محقق ڈاکٹر موریس بوکائی (MAURICE BUCAILLE) سے ملاقات ہوئی۔ پوچھنے پر انھوں نے بتایا کہ ''بائبل، قرآن اور سائنس'' کے عنوان سے انھوں نے جو کتاب لکھی ہے، اس کی وجہ یہ تھی کہ ڈاکٹر حمید اللہ کے ترجمۂ قرآن مجید سے سورۂ رحمٰن کی آیت (۱۹-۲۰) ''مــــرج البحرین یلتقین بینھما برزخ لا یبغین ''یعنی'' اس نے دوسمندروں کوملادیا، لیکن وہ آپس میں ملتے نہیں'' کو ایک فرانسیسی امیر البحر (Navy Commander) نے پڑھا جس کی زندگی سمندروں میں گذری تھی تو وہ بڑا حیران ہوا۔ اس واقعے نے بوکائی کو اس بات کی ترغیب دی کہ وہ قرآن کا سائنسی اصولوں کے مطابق جائزہ لے کہ آیا قرآن حکیم سائنس کے مطابق پورا اترتا ہے یا نہیں، چنانچہ اس نے یہ معروف کتاب لکھی۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی خدمات کتنی گراں قدر ہیں۔ ۴۶

ڈاکٹر موریس بوکائی ایک مشہور سرجن ہیں۔ انھوں نے ۱۹۸۰ء میں اسلام قبول کرلیا تھا ۴۷۔ اُس کا اسلام قبول کرنا درحقیقت قرآنی عظمت کی دلیل ہے کیونکہ انھوں نے قرآنی آیات میں تفکر وتدبر کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ چونکہ سائنس حقیقت تک پہنچنے کی ایک کوشش کا نام ہے اور قرآن عین حق ہے اس لیے اِن دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہونا

چاہیے۔ بوکائی قرآنی آیات میں اور جدید سائنسی تحقیق میں کسی قسم کا تضاد نہ پا کر انگشت بدنداں رہ گیا اور بالآخر اُسے دولت ایمان نصیب ہوئی۔ بہر حال مندرجہ بالا واقعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دراصل یہ ڈاکٹر صاحب کا ترجمۂ قرآن تھا جو موریس بوکائی کو قرآن کی طرف راغب کرنے کا سبب بنا۔

یہاں اُن دو آیات کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ (الرحمٰن:۱۹-۲۰)

IL a donné libre cours aux deux ondes, pour qu'elles se rencontrent; comme il y a entre les deux une zone intermédiaire, elles ne s'en veulent pas. ۴۸

(اُس نے رواں کیا ہے دو موجوں کو آپس میں ملنے کے لیے، لیکن اِن کے درمیان ایک آڑ ہے آپس میں گڈمڈ نہیں ہوتیں)

ڈاکٹر حمید اللہ کے فرانسیسی ترجمۂ قرآن کے محاسن:

مختلف زبانوں میں کیے گئے تراجم قرآن کلام الٰہی کو سمجھنے کی انسانی کاوش ہیں۔ یہ درست ہے کہ ہر مسلمان مترجم نے اپنی طرف سے قرآن مجید کا اُس زبان میں مفہوم واضح کرنے کی پوری کوشش کی جس میں اُس نے قرآن مجید کا ترجمہ کیا لیکن کلام الٰہی کا مکمل فہم صرف مہبطِ وحی ﷺ کو تھا اور انھوں نے صحابہ کرام کو نہ صرف اس کی تعلیم دی بلکہ اس پر عمل کر کے "اسوہ حسنہ" یعنی ایک کامل نمونہ بھی پیش کیا، چونکہ قرآن مجید کا پیغام متحرک (dynamic) ہے اور اسے ہر عہد کے انسان کو رہنمائی فراہم کرنا ہے اس لیے تفکر فی القرآن کے نتیجے میں ہر مترجم قرآن نے بعض آیات کا مطلب دوسروں سے مختلف بیان کیا ہے لیکن اخلاص سے لکھے گئے تفسیری ادب اور قرآنی تراجم میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو دوسروں کے مقابلے میں بعض خصائص کا حامل نہ ہو۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے اس

ترجمہ میں فکری، فنی اور طباعتی لحاظ سے بعض تخصصات پائے جاتے ہیں جنھیں آئندہ صفحات میں اختصار کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ اُردو اور انگریزی تراجم کے ساتھ ان کا تقابل بھی کیا گیا تاکہ اس ترجمے کے کچھ محاسن واضح ہوسکیں۔

ترتیبِ ترجمہ:

مشرقی اور مغربی زبانوں کے اندازِ تحریر میں دو بڑے واضح فرق ہیں۔ پہلا یہ کہ مشرقی زبانیں بالخصوص عربی، فارسی اور اردو دائیں سے بائیں طرف لکھی جاتی ہیں لیکن مغربی زبانیں بائیں سے دائیں طرف کو لکھی جاتی ہیں جس کی مثال انگریزی، فرانسیسی اور جرمن وغیرہ ہیں۔ ترکی کا رسم الخط تبدیل ہونے کے بعد یہ بھی مغربی زبانوں کے انداز میں ہی لکھی جاتی ہے۔ ہندی میں بھی اسی انداز کو اپنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جہاں عربی، فارسی اور اردو کتب دائیں طرف سے بائیں طرف کو آگے بڑھتی ہیں، وہاں انگریزی، فرانسیسی اور جرمن وغیرہ بائیں طرف سے شروع ہوتی ہیں۔

قرآن مجید کے انگریزی تراجم میں عبداللہ یوسف علی، مار ماڈیوک پکتھال اور علامہ محمد اسد کے علاوہ مولانا عبدالماجد دریابادی نے بھی اپنے تراجم وتفاسیر بائیں طرف سے شروع کیے ہیں اور بعض اوقات قرآن پاک کی آدھی آیت ایک صفحہ پر ہوتی ہے اور باقی ماندہ حصہ دوسرا صفحہ پلٹنے سے ملتا ہے۔ اُن کے ذوق کے مطابق یہ مناسب نہیں تھا کہ قرآنی متن لکھتے وقت غیر عربی انداز اختیار کیا جائے اور ایسا کرنے سے اُن کے اس ترجمۂ قرآن کی افادیت میں کوئی فرق نہ آیا اور نہ ہی اس کے قارئین کی تعداد میں کوئی کمی واقع ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

بامحاورہ ترجمہ:

اُردو زبان میں قرآنی تراجم کی ایک لحاظ سے تین اقسام میں گروہ بندی کی جاسکتی ہے۔ تحت اللفظ تراجم، بامحاورہ تراجم اور ایسے تراجم جن میں ایک سطر میں تحت

اللفظ ترجمہ اور دوسری میں بامحاورہ ترجمہ دیا گیا ہے، البتہ ایک ترجمہ ایسا بھی ملتا ہے جو تحت اللفظ اور بامحاورہ ترجمہ کا حسین امتزاج پیش کرتا ہے۔ اس کی بابت اس کے مترجم علامہ الازہری نے خود دعویٰ کیا ہے:

میں نے سعی کی ہے کہ اِن دونوں طرزوں (تحت اللفظ اور بامحاورہ) کو یکجا کردوں کہ کلام کا تسلسل اور روانی بھی برقرار رہے، زورِ بیان میں بھی (حتی الامکان) فرق نہ آنے پائے اور ہر کلمہ کا ترجمہ اس کے نیچے مرقوم ہو"۔ ۴۹

انگریزی تراجم زیادہ تر بامحاورہ (idiomatic) ہیں۔ البتہ راقم کے علم کے مطابق ایک ترجمہ لفظی اور بامحاورہ بھی طبع ہوا ہے۔ جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر منیر احمد مغل نے بھی قرآن مجید کا انگریزی زبان میں تحت اللفظ اور بامحاورہ ترجمہ مکمل کرلیا ہے، جو ہنوز طبع نہیں ہوسکا۔ ۵۰

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے بامحاورہ فرانسیسی ترجمہ کیا ہے، کیونکہ لفظی ترجمہ قرآنِ مجید کا پہلے سے فہم نہ رکھنے والے قارئین کے لیے بعض مشکلات پیدا کرتا ہے۔ ڈاکٹر مرحوم نے اس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بامحاورہ ترجمہ ہی فرانسیسی قارئین کے لیے زیادہ موزوں سمجھا۔

۳- قوسین کے استعمال سے اجتناب:

ہمارے بعض اُردو مترجمین نے اپنے ترجموں میں بعض مقامات پر قرآنی مفہوم واضح کرنے کے لیے قوسین میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ کا اضافہ کردیا ہے تاکہ قارئین کو سمجھنے میں آسانی رہے، قوسین کے اندر دیے ہوئے یہ الفاظ قرآنی متن کا ترجمہ نہیں ہیں۔ اِن میں اُردو کے معروف مترجم و مفسر بھی شامل ہیں البتہ کچھ تراجم ایسے بھی ہیں جن میں قوسین کے ذریعے کسی لفظ کا اضافہ نہیں کیا گیا۔ انگریزی میں عبداللہ یوسف علی، محمد پکتھال اور محمد اسد نے بھی ایسا کیا ہے تاہم مولانا دریابادی نے اپنے انگریزی ترجمے میں اس سے اجتناب کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے فرانسیسی ترجمے میں اس طریقہ (قوسین کے اندر کچھ الفاظ کا

اضافہ کرکے مفہوم واضح کرنا) سے احتراز برتا ہے، کہیں اگر وضاحت مقصود تھی تو ایک دو الفاظ کو بطور حواشی الگ رنگ میں دے دیا ہے، مثلاً اگر کہیں قرآن مجید میں لفظ "قُل" آیا ہے تو اُردو مترجمین نے اس کا ترجمہ 'تم کہو' (اے محمد)، (اے حبیب!) فرمادیجیے کیا ہے۔۵۱ لیکن ڈاکٹر مرحوم ومغفور نے ترجمے میں صرف Dis (کہو) لکھا، لیکن حاشیے میں (Dis O Muhammad) لکھ دیا تا کہ وضاحت ہو جائے کہ یہاں خطاب حضور نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا ہے۵۲۔

۴- زبان کی سلاست:

زبانوں میں ارتقائی عمل جاری رہتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُن کے محاورے اور روزمرہ مستعمل الفاظ وتراکیب میں تغیر وتبدل ہوتا رہتا ہے۔ آج سے ایک صدی قبل ہونے والے قرآنی تراجم میں بعض الفاظ اب نامانوس لگتے ہیں اس میں کسی مسلک یا مکتب فکر کے تراجم کی کوئی تخصیص نہیں۔ عصرِ حاضر کے تراجم کی زبان زیادہ شستہ اور سلیس ہے، ابتدائی انگریزی تراجم بائبل کی زبان اور اصطلاحات سے بھرے ہوئے تھے پکتھال نے بھی اسی انداز کو پسند کیا لیکن اسے پڑھتے وقت قاری اس زبان کو جاننے کے باوجود ایک عجیب سی اجنبیت محسوس کرتا ہے، ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اپنے فرانسیسی ترجمے میں زبان کی سلاست کا خاص خیال رکھا اور جدید فرانسیسی زبان استعمال کی تا کہ قارئین کو قرآن سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔

عربی الفاظ کے لغوی معانی کا لحاظ:

ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم کو عربی زبان پر دسترس حاصل تھی ۔ اس کے ساتھ ساتھ انھوں نے فرانسیسی زبان میں بھی مہارت حاصل کرلی تھی۔ اس لیے انھوں نے قرآن مجید کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا کہ آزاد ترجمہ کرنے کے بجائے قرآنی الفاظ کے لغوی معنوں کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔ یہاں دو مثالوں کے

ذریعے اس کی وضاحت کی جاتی ہے:

سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت کا اُنھوں نے فرانسیسی ترجمہ یوں کیا ہے:

الحمد لله رب العلمين (فاتحہ/۱)

Lounge a Dieu, Seigneur des mondes. ۵۳

(تعریف اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا آقا ہے)

یہاں ڈاکٹر حمید اللہ نے "العلمین" کا ترجمہ "des mondes" کیا ہے جو بالکل درست ہے۔ اگر ہم اُردو تراجمِ قرآن پر ایک نظر دوڑائیں تو حیرت ہوگی کہ ہمارے فاضل مفسرین اور مترجمین نے لفظ "العلمین" کا ترجمہ صیغۂ جمع میں کرنے کے بجائے صیغۂ مفرد (واحد) میں کیا ہے۔ حالانکہ عالمین واحد نہیں بلکہ عالَم کی جمع ہے۔ یہاں فارسی، اُردو اور انگریزی تراجم سے رب العلمین کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے تاکہ مختلف تراجم کا ڈاکٹر مرحوم کے ترجمے سے موازنہ کیا جاسکے۔

برصغیر پاک و ہند کے ممتاز مترجم قرآن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے مذکورہ بالا آیت میں "رب العلمین" کا ترجمہ "پروردگار عالمہا" کیا ہے۔ پوری آیت مبارکہ کا ترجمہ یوں ہے:

"ستائش خدائے راست پروردگار عالمہا" ۵۴

شاہ رفیع الدین دہلوی نے رب العلمین کا ترجمہ "پروردگار عالموں کا" کیا ہے ۵۵، لیکن اُن کے برادرِ مکرم مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی اس کا ترجمہ "جو صاحب سارے جہان کا" ۵٦ کرتے ہیں۔ مولانا محمود حسن کے مطابق اس کا مطلب "جو پالنے والا سارے جہان کا" ہے۔ ۵۷ مولانا احمد رضا خاں بریلوی اس کا ترجمہ "جو مالک سارے جہان والوں کا" ۵۸ کرتے ہیں۔ شیعہ مترجم حافظ فرمان علی نے اس سے مراد "سارے جہان کا پالنے والا لیا ہے ۵۹۔ مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی ٦۰ اور مولانا امین احسن اصلاحی ٦۱ نے "رب العلمین" کا معنیٰ "کائنات کا رب۔ مولانا عبدالماجد دریابادی ٦۲ "سارے جہان کا مربیؔ" مولانا اشرف علی تھانوی "جو مربی ہیں ہر ہر عالم

کے'' ٦٣ؔ لکھا ہے۔ مولانا محمد جونا گڑھی نے ''رب العٰلمین'' کا ترجمہ ''جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے'' کیا ہے٦٤ؔ۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری کے مطابق ''رب العٰلمین'' کا مطلب ہے ''جو مرتبۂ کمال تک پہنچانے والا ہے سارے جہانوں کا'' ٦٥ؔ اور علامہ احمد سعید کاظمی نے اس کا ترجمہ ''جو پرورش فرمانے والا ہے سب جہانوں کا'' ٦٦ؔ تحریر فرمایا ہے۔ مندرجہ بالا تراجم میں سے حضرت شاہ ولی اللہ اور شاہ رفیع الدین کے بعد مؤخر الذکر تین تراجم میں ''العٰلمین'' کے صیغۂ جمع کی رعایت کی گئی ہے۔

انگریزی مترجمین میں سے عبداللہ یوسف علی نے ''رب العٰلمین'' کا ترجمہ "The Cherisher and Sustainer of the worlds" مارماڈیوک پکتھال ٦٨ؔ اور عبدالماجد دریابادی نے ٦٩ؔ "Lord of the worlds" اور محمد اسد نے "The Sustainer of all the worlds" لکھا ہے۔٧٠ؔ

٦- خالص فرانسیسی ترجمہ:

قرآن مجید کے بعض مترجمین نے دوسری زبانوں میں ترجمہ کرتے وقت بعض عربی الفاظ یا اسماء کے لیے دوسری زبانوں میں مستعمل الفاظ بالخصوص اسماء کو تبدیل نہیں کیا اور یہ لکھا ہے کہ اِن کا ترجمہ نہیں ہوسکتا۔ یہ ایک اچھی روایت ہے اور مشرقی زبانوں میں اگر عربی اصطلاحات یا اسماء کو برقرار رکھا جائے تو انھیں سمجھنا مشکل نہیں لیکن کچھ زبانیں ایسی ہیں کہ ان میں ترجمہ کرتے وقت عربی الفاظ کو برقرار رکھنے سے قارئین کے لیے فہم قرآن میں مشکل پیدا ہوسکتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نے فارسی میں ترجمہ کرتے وقت ''اللہ'' کا ترجمہ ''خدا'' کیا لیکن شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس سے طبع ہونے والے فارسی ترجمہ میں ''خدا'' کی جگہ ''اللہ'' کردیا گیا ہے۔ ٧١ؔ قرآن مجید کے انگریزی تراجم میں بعض مترجمین نے لفظ ''اللہ'' کے بجائے God لکھنے سے اجتناب کیا ہے۔ عبداللہ یوسف علی اور محمد اسد نے لفظ اللہ کا ترجمہ God کیا ہے، جب کہ عبدالماجد دریابادی اور مارماڈیوک پکتھال نے خالقِ کائنات کے اسم ذات کا ترجمہ نہیں کیا

اور انگریزی میں Allah ہی لکھا ہے۔ اس سلسلے میں Marmaduke Pickthall نے اپنے ترجمۂ قرآن کے مقدمہ میں لکھا ہے:

> I have retained the word Allah throughout, because there is no corresponding word in English. ۴۲ے

راقم نے اپنے ڈاکٹریٹ کے مقالے میں اسی موقف کو درست تسلیم کرتے ہوئے قرآنی آیات کے انگریزی ترجمہ میں God کے بجائے Allah ہی رہنے دیا ہے۔ ۴۳ے

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اپنے فرانسیسی قارئین کے لیے خالص فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا ہے، انھوں نے عربی اصطلاحات یا اسماء کی جگہ اِن کے فرانسیسی مترادفات استعمال کیے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے قارئین کو قرآنِ مجید کا مفہوم سمجھانا چاہتے تھے اِسی لیے انھوں نے ''اللہ'' کے بجائے Dieu استعمال کیا ہے۔

فرانسیسی مستشرقین نے حضرت محمد رسول ﷺ کے اسم مبارک کو انتہائی غلط طور پر "Mahomet" لکھا ہے۔ ۴۴ے فرانسیسی زبان میں آخری "t" کی آواز silent ہونے کے باعث رسول ﷺ کے اسم گرامی کا تلفظ بگڑ جاتا ہے۔ ڈاکٹر مرحوم نے سورۂ محمد میں اسے صحیح انگریزی ہجے کے ساتھ یعنی Muhammad لکھا ہے۔

لیکن دیگر اسماء یا اصطلاحات میں بھی ڈاکٹر صاحب نے عربی الفاظ کے بجائے فرانسیسی میں استعمال ہونے والے الفاظ ہی استعمال کیے ہیں۔ مثلاً ''الشیطٰن'' کے لیے "Le Diable" استعمال کیا ہے تاہم حاشیے میں وضاحت کی ہے کہ le Diable کے لیے عربی میں Iblis, Chaitan اور جمع کے لیے Chayatin کے الفاظ مستعمل ہیں۔ ۴۵ے

بعض مترجمین ومفسرین نے صلوٰۃ وزکوٰۃ کے الفاظ کا ترجمہ کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔ غلام احمد پرویز تو ایمان، کفر، نفاق، ساعت، عدوان، تقوی اور ملٰئکہ جیسے الفاظ کو

عربی میں ہی لکھنے پر زور دیتے ہیں۔ ۷۶ لیکن ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے نزدیک قرآن مجید کو فرانسیسی قارئین کو سمجھانے کے لیے انہی کی زبان میں ترجمہ کرنا ضروری تھا۔ ایک آیت کریمہ مع ترجمہ ملاحظہ ہو:

وَأَقِيمُواْ الصَّلٰوةَ وَآتُواْ الزَّكٰوةَ وَارْكَعُواْ مَعَ الرَّاكِعِينَ (البقرة/۴۳)

Et éstablissez l' Office, et acquittez l'impòt et incinez-vous avec ceux qui s'inclinent.۷۷

اورنماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو (رکوع کرو)

یہاں انھوں نے خالص فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور الصلوٰۃ کے لیے L'Office اور زکوٰۃ کے لیے L'impot کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نام کو Moise۔ ۷۸ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو Abraham، ۷۹ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو Ismael ۸۰، حضرت یعقوب علیہ السلام کو Jacob ۸۱، حضرت اسحاق علیہ السلام کو Isaac ۸۲، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو Jesus ۸۳، حضرت زکریا علیہ السلام کو Zacharie ۸۴، حضرت یونس علیہ السلام کو Jonas ۸۵، حضرت ھود علیہ السلام کو Houd ۸۶، حضرت یوسف علیہ السلام کو Joseph ۸۷ اور حضرت نوح علیہ السلام کو Noe ۸۸ اور حضرت ایوب کو Job ۸۹ لکھا ہے۔ چونکہ فرانسیسی قارئین عربی تلفظ سے نابلد ہیں اس لیے ان اسماء کے لیے مستعمل تلفظ اور ہجوں کو برقرار رکھا۔

مقامِ اُلوہیت کا لحاظ:

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے فرانسیسی ترجمۂ قرآن میں اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ کہیں ترجمہ کرتے وقت اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ کی شان کے منافی کوئی لفظ استعمال نہ کیا جائے۔ چند مثالوں کے ذریعے وضاحت کی جاتی ہے کہ انھوں نے کس طرح عظمتِ باری

تعالیٰ اور صفاتِ الٰہی سے فروتر الفاظ کے استعمال سے اجتناب کیا ہے:

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ (آل عمران/۵۴)

ڈاکٹر صاحب مرحوم نے اس آیت کریمہ کو یوں فرانسیسی کے قالب میں ڈھالا

Et les autres se mirent à stratégier. Dieu aussi stratégie. Et Dieu est le meilleur des strategès! ۹۰

اردو میں ترجمہ یوں ہوگا:

اور دوسروں (یہودیوں) نے منصوبہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی منصوبہ بنایا۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین منصوبہ ساز (حکمت عملی والا) ہے۔

الازہری رقم طراز ہیں:

تقریباً ہر زبان میں بلا استثناء ایسے مشترک الفاظ پائے جاتے ہیں جو متعدد معنی پر دلالت کرتے ہیں اور اہلِ زبان ان الفاظ کو بلا تامل اِن کے مختلف معنوں میں استعمال کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جب وہی لفظ کسی دوسری زبان میں استعمال ہونے لگتا ہے تو وہ اپنی اصلی معنوں میں سے کسی ایک معنی میں مشہور ہو جاتا ہے۔ اب جب ہم اسے اس کے اصل زبان میں مستعمل ہوتے ہوئے پاتے ہیں تو اس کا وہی ایک معنی جو ہمارے ذہن نشیں ہو چکا ہوتا ہے، چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب وہ چسپاں نہیں ہوتا تو پریشان ہو جاتے ہیں۔ اس کی ایک مثال لفظ ''مکر'' ہے۔ اس کا معنی حیلہ سازی بھی ہے اور یہی لفظ عربی میں صرف تدبیر کرنے اور کسی کی پنہاں سازش کو خفیہ طریقہ سے ناکام بنا دینے کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اردو میں ہم اس لفظ ''مکر'' کو صرف دھوکہ دہی اور فریب کاری کے معنی میں استعمال کرتے ہیں اور جب اس فعل کی نسبت ذات باری کی طرف ہوتی ہے تو ہمارا ذہن بلا وجہ طرح طرح کے شکوک و شبہات کی آماجگاہ بن جاتا ہے حالانکہ جب اس کا فاعل وہ ذات مقدس ہو جو ہر عیب، ہر نقص اور نازیبا فعل سے منزہ و پاک ہے تو ہم لفظ ''مکر'' کا معنی صرف تدبیر یا وہ خفیہ طریقہ جس سے

دشمنانِ حق کے شیطانی منصوبوں کو خاک میں ملانا مقصود ہوتا ہے، کریں گے۔اب کسی قسم کا شک باقی نہیں رہتا۔۹۱

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے جب اللہ تعالیٰ شانہٗ کے لیے ''مکر'' یا ''داؤ'' جیسے الفاظ استعمال کرنے کے بجائے مکر کا فرانسیسی ترجمہ strategie کیا ہے جس کا مطلب منصوبہ یا خفیہ تدبیر ہوتا ہے۔ ایک اور آیت مبارکہ میں بھی اُنھوں نے مکر کا یہی ترجمہ کیا ہے۔

وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ (الانفال/۳۰)

Et ils strategient. Et Dieu stratégie! Cependant, Dieu aussi est le meilleur de tous ceus qui stratégient. ۹۲

اردو ترجمہ ملاحظہ ہو۔

اور انھوں نے منصوبہ بنایا اور اللہ نے منصوبہ بنایا۔ بہر حال اللہ اُن سب سے بہتر ہے جو منصوبہ بناتے ہیں۔

انگریزی مترجمین نے بھی مذکورہ بالا آیت کے ترجمے میں تنوع دکھایا ہے۔ مار ماڈیوک پکتھال نے یوں ترجمہ کیا ہے:

They plot, but Allah (also) plotteth; and Allah is the best of plotters. ۹۳

عبدالماجد دریابادی نے بھی تقریباً یہی مفہوم سمجھے ہیں، اُن کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

They were plotting and Allah was plotting, and Allah is the Best of plotters. ۹۴

اِن دونوں مترجمین کے ترجمے کے برعکس عبداللہ یوسف علی کا ترجمہ اس طرح ہے:

They plot and plan, and God too plans, but the best of planners is God. ۹۵

علامہ محمد اسد کا ترجمہ نہایت موزوں ہے، ان کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

Thus have they (always) schemed: but God brought their scheming to nought, for God is above all schemers.۹۶

۸- حفظِ مراتب کا اہتمام:

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اپنے ترجمے میں عصمت انبیاء کو ملحوظ رکھا ہے، انھوں نے تو بھر پور سعی کی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اور فرانسیسی زبان میں مترادفات موجود ہوں تو ایسا ترجمہ کیا جائے جس سے منصبِ رسالت کی عظمت پر حرف نہ آئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت مریم کے متعلق قرآنی الفاظ کا ترجمہ کرتے وقت وہ کتنے محتاط تھے، ملاحظہ فرمایئے:

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا (التحریم/۱۲)

De mȇme Marie, une fille d' Amran. Ell avait préservé son corps. ۹۷

اس کا اردو ترجمہ یوں ہوگا:

''ایسے ہی، مریم، عمران کی ایک بیٹی نے اپنے جسم کو محفوظ رکھا''

یہاں ''احصنت فرجها'' کا ترجمہ اگر لفظی کیا جائے تو کچھ مناسب نہ ہوگا۔ محتاط اردو مترجمین نے بھی ''اپنے ناموس کی حفاظت'' ۹۸ اپنی پارسائی کی حفاظت ۹۹، یا ''اپنے گوہر عصمت کو محفوظ رکھا'' ۱۰۰ جیسے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

اسی طرح آیت:

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن رَّأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ (یوسف/۲۴) کا فرانسیسی ترجمہ ڈاکٹر صاحب کے یہاں ان الفاظ میں ملتا ہے:

Et tres certainement, elle le desira. Et il

l'aurait desiree s'il n'avait pas vu la manifestation de son Seigneur.[۱۰۱]

''اور بے شک اس عورت نے اُن کی خواہش کی اور وہ بھی اس کی خواہش کرتے اگر وہ اپنے رب کی دلیل دیکھ نہ چکے ہوتے۔''

اس آیتِ کریمہ میں حضرت یوسف علیہ السلام اور عزیزِ مصر کی بیوی کے واقعے کا ذکر ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے شرطیہ جملہ کے ذریعے عصمتِ پیغمبر کا خیال رکھا اور یہ واضح کیا کہ اگر حضرت یوسف اپنے پروردگار کی روشن دلیل نہ دیکھ چکے ہوتے تو اُن کے دل میں بھی اُس عورت کا خیال آتا۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوا کہ اُن کے دل میں اس کی خواہش پیدا ہوئی ہو، کیونکہ برہانِ ربانی کے بعد اس کا احتمال بھی ممکن نہیں۔

اسی طرح انھوں نے سورہ یوسف کی ایک دوسری آیت نمبر ۷۶:

كذٰلك كدنا ليوسف کا ترجمہ اس طور پر کیا ہے:

C'est ainsi que Nous rusâmes en faveur de Joseph.[۱۰۲]

(اس طرح ہم نے یوسف کے حق میں تدبیر کی)۔

اس کا ایک اردو ترجمہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ ''یوں داؤ بتا دیا ہم نے یوسف کو'' جب کہ بعض مترجمین کے یہاں یہ الفاظ ملتے ہیں:

''ہم نے یوسف کی خاطر اس طرح تدبیر فرمائی''[۱۰۳]

عبداللہ یوسف علی کا ترجمہ بھی بہت مناسب ہے:

Thus did We plan for Joseph.[۱۰۴]

متقدمین کی پیروی:

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے تفردات سے قطع نظر اُنھوں نے اکثر مقامات پر متقدمین کے انداز میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک مثال ملاحظہ ہو۔

پہلی وحی کے دوران نازل ہونے والی آیات میں دوسری آیت یہ تھی:

خَلَقَ الْاِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ (العلق ۹۶/۲۰)

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اس کا فرانسیسی میں اِن الفاظ میں ترجمہ کیا ہے:

Qui a créé l'homme d'un caillot de sang. [۱۰۵]

اس کا اردو زبان میں ترجمہ یہ ہوگا:

''جس (اللہ) نے پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے''

"Caillot de sang" خون کی پھٹکی کو کہتے ہیں۔ یہی ترجمہ قرآن پاک کے اردو اور انگریزی تراجم میں زیادہ تر رائج ہے۔ لیکن جدید علم الجنین (Embryology) کی رُو سے یہ زیادہ موزوں نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک تمام مفسرین کرام اور مترجمینِ قرآن لائقِ تکریم ہیں، انھوں نے قرآن پاک کا مفہوم سمجھنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کے لیے قابلِ تعریف کارنامہ سرانجام دیا ہے لیکن شاید علم الجنین سے زیادہ واقفیت نہ ہونے کے باعث ان سے ایسا ہوا ہے۔ دراصل ''علق'' علقہ کی جمع ہے جو انسانی ایمبریو (embryo) کی نشو ونما کا ایک مرحلہ ہے۔ ڈاکٹر موریسِ بوکائی نے اس کا ترجمہ Something which clings کیا ہے۔ [۱۰۶] اس سلسلہ میں اگر قرآنی لغات کا مطالعہ کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ علق کے معنی جمے ہوئے خون کے علاوہ بھی ہیں۔ امام راغب اصفہانی کے مطابق العلقۃ (جمع علق) ہر اس چیز کو کہتے ہیں جسے سہارا کے لیے پکڑا جاتا ہے۔ جونک (Leech) کو بھی العلق کہا جاتا ہے۔ [۱۰۷] ایڈورڈ ولیم لین [۱۰۸] (Edward William lane)، [۱۰۹] Dr. F. Stiengass اور Anthony Salmone [۱۱۰] نے علق کے معنی ''وہ جو کسی سے چمٹا یا لٹکا ہو'' بتائے ہیں۔

درحقیقت ''نطفۃ امشاج'' کچھ عرصہ بعد علقہ بن جاتا ہے اور خود کو رحمِ مادر سے پیوستہ کرکے خون کے ذریعے خوراک حاصل کرتا ہے۔ [۱۱۱] لہٰذا علق کا ترجمہ ''معلق وجود'' زیادہ درست ہوگا۔

قرآن مجید میں مسلسل تدبر و تفکر:

ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم و مغفور کو قرآن مجید سے بڑی رغبت تھی ۔ وہ قرأتِ قرآن، اطاعتِ احکام قرآن، تبلیغِ قرآن کے ساتھ ساتھ مسلسل تفکر فی القرآن کرتے تھے۔ انھوں نے ترجمۂ قرآن کی تکمیل کے بعد بھی قرآنی مطالب و مفاہیم پر غور وفکر ترک نہیں کیا۔ اس کا اندازہ ڈاکٹر محمود احمد غازی کی اِس روایت سے ہوتا ہے جو انھوں نے ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی (اسلام آباد) کے زیرِ اہتمام منعقدہ ایک تعزیتی اجلاس میں یوں بیان کی:

> ''وہ مختلف معاملات پر اس طرح سے مسلسل سوچتے رہتے تھے اور ایسے سوالات اٹھاتے تھے کہ جن کا جواب کم از کم اِن کے مخاطبین کے پاس تو نہیں ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ اُنھوں نے مجھے لکھا کہ آج کل میں اپنے فرانسیسی ترجمے پر نظر ثانی کر رہا ہوں اور غالباً دسویں یا بارہویں نظر ثانی ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ عربی زبان میں یا ویلتا، یا ویلتنا اور یا ویلنا میں کوئی فرق ہے یا نہیں ہے، اگر فرق ہے تو اس کو فرانسیسی یا انگریزی میں کیسے بیان کیا جائے۔ کافی غور وخوض کے بعد یا ویلتنا یا یا ویلنا کا فرق تو سمجھ میں آ گیا لیکن اس کو انگریزی میں کیسے بیان کیا جائے، غالباً انگریزی زبان اس کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ فرانسیسی میں کیسے استعمال کیا جائے، یہ ڈاکٹر صاحب کو بہتر معلوم ہوگا۔ اس واقعہ سے یہ اندازہ کرنا مقصود ہے کہ عام مترجمین قرآن بلکہ بڑے بڑے مترجمین قرآن نے، یا کسی نے بھی یا ویلتنا اور یا ویلنا کے ترجمے میں کوئی فرق نہیں کیا۔ یہ انگریزی زبان میں ہو ہی نہیں سکتا تھا۔'' ۱۱۲

دراصل قرآن مجید میں ''ویــــلٌ'' متعدد بار استعمال ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ویلنا، ویلتنا اور ویلتیٰ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔

ویلٌ کا مطلب ہوگا ہلاکت ہے یا بڑی خرابی ہے۔ ویلنا کا معنٰی سید فضل احمد کے مطابق ہائے ہماری ہلاکت، ہائے ہماری کمبختی ہے۔ یہ کلمہ حسرت وندامت ہے۔ اُن کے مطابق ویلتنا سے مراد ہماری ہلاکت اور ویلتیٰ ہائے افسوس کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اصل میں ویلتی تھا۔ افسوس وحسرت کی آواز کو کھینچتے ہوئے یا کو الف سے بدل کر ویلتیٰ کر دیا۔[۱۱۳] اردو تراجم میں اِن میں ضمیر متصلہ کے اعتبار سے اِن کے معانی میں فرق کیا گیا ہے۔ مولانا محمد جوناگڑھی نے ویلتیٰ کا ترجمہ ہائے افسوس[۱۱۴]، ویلتنا ہائے ہمارے خرابی[۱۱۵]، ویلنا کا ہائے ہماری بدبختی[۱۱۶] اور ہائے ہمارے خرابی[۱۱۷] کیا ہے۔ مولانا احمد رضا بریلوی نے بالترتیب اِن کا ترجمہ ہائے خرابی[۱۱۸]، ہائے خرابی ہماری[۱۱۹] اور ہائے خرابی ہماری کیا ہے[۱۲۰]۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری نے قال یٰویلتیٰ کا ترجمہ کہنے لگا ہائے افسوس[۱۲۱]، ویقولون یٰویلتنا[۱۲۲] کا اور کہیں گے صد حیف، جب کہ قالوا یٰویلنا کا[۱۲۳] کہنے لگے وائے شومئی قسمت کیا ہے۔ انگریزی میں علامہ محمد اسد نے قالت یٰویلتیٰ کا ترجمہ[۱۲۴] Said she: Oh, woe is to me!، ویقولون یٰویلتنا[۱۲۵] and they will, exclaim "Oh: woe unto us" اور قالوا یٰویلنا and they could only cry "Oh: woe unto us" کیا ہے۔ عبداللہ یوسف علی نے یٰویلتیٰ کے لیے Alas for me[۱۲۷] یٰویلتنا کے لیے Ah! woe to us[۱۲۸] اور یٰویلنا کے لیے بھی[۱۲۹] Ah! woe to us الفاظ استعمال کیے ہیں۔

اس پوری بحث سے یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ بظاہر جن قرآنی الفاظ کے معانی میں کوئی زیادہ فرق نہیں، اِن کے ترجمہ کرنے میں ڈاکٹر حمید اللہ کو فکر لاحق تھی کہ کہیں تسامح کے باعث قارئین کو غلط مفہوم نہ پہنچایا جائے انھوں نے ضمائر کے فرق کو واضح کرنے کے لیے یٰویلتیٰ کا ترجمہ Malheur de moi (افسوس میرے لیے) اور یٰویلتنا اور یٰویلنا دونوں کا ترجمہ Malheur de nous (افسوس ہمارے لیے) کیا ہے۔ دراصل ڈاکٹر صاحب ویلنا اور ویلتنا کے ترجمہ میں فرق کرنا چاہتے تھے۔ اس سے اُن کی باریک بینی اور فہم قرآن کی مقدور بھر کوشش کا پتا چلتا ہے۔

سائنس سے متعلق قرآنی آیات کا ترجمہ:

قرآن مجید میں بعض ایسے سائنسی موضوعات سے متعلق بھی آیات موجود ہیں جن کا ترجمہ سائنس کے مختلف شعبوں کے ماہرین بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں لیکن عالم اسلام کے کم لوگوں نے اس طرف توجہ دی ہے۔ بعض مستشرقین نے اس سلسلے میں گراں قدر کتب لکھی ہیں۔ اِن میں موریس بوکائی (Maurice Bucaille) کافی معروف ہیں جو فرانس سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُن کا دعویٰ ہے کہ قرآن کے بیان کردہ سائنسی حقائق جدید تحقیقات سے حاصل ہونے والے علم کے عین مطابق ہیں:

> Every thing in the Qur'an is explained in simple terms which are easily understandable to man and in strict accordance with what was to be discovered much later on. [۱۳۰]

قرآن مجید کے مترجمین نے اپنے طور پر ہر آیت مبارکہ کا صحیح ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن بعض مترجمین ومفسرین نے ایسے الفاظ یا جملے بھی لکھے ہیں جو ثابت شدہ سائنسی علم سے قطعی طور پر متصادم ہیں۔ یہ درست ہے کہ سائنس کو قرآن کی روشنی میں پرکھا جائے کیونکہ یہ ایک ازلی اور ابدی حقیقت ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے فرانسیسی ترجمۂ قرآن میں بعض آیات کا ترجمہ سائنسی نقطۂ نظر سے لائقِ مطالعہ ہے۔ یہاں چند مثالیں نقل کی جاتی ہیں:

> وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَسْبَحُوْنَ (الانبیاء:۲۱/۳۳)

> Et c'est Lui qui a créé la nuit et lejour, et le soleil et la lune, chacun nageant dans un orbite. [۱۳۱]

اور وہی ہے جس نے پیدا کیا رات اور دن اور سورج اور چاند، ہر ایک اپنے مدار میں حرکت کرتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں سورج اور چاند کے متحرک ہونے اور اپنے مخصوص مداروں میں محوِ گردش ہونے کا پتا چلتا ہے۔ ابھی تک علم فلکیات کے ماہرین اہلِ یونان کے دیے ہوئے اِس نظریے کو مانتے ہیں کہ سورج ساکن ہے۔ مندرجہ بالا آیت سے اس کی تردید ہوتی ہے۔ ڈاکٹر موریس بوکائی (Maurice Bucaille) ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے ترجمہ میں لفظ ''فلک'' کا مطلب an orbite (ایک مدار) کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

> The Arabic word Falak has here been translated by the word 'orbit'; many French translators of the Qur'an attach to it the meaning of a sphere'. This is indeed its initial sense. Hamidullah translated it by the word 'orbit'. [۱۳۲]

تَبَارَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِیْ السَّمَاءِ بُرُوجاً وَجَعَلَ فِیْهَا سِرَاجاً وَقَمَراً مُّنِیْراً (الفرقان:۶۱/۵۲)

> Beni soit Celui qui a assigne au ciel les constellations, et y a assigne une lampe, et aussi une lune eclairante. [۱۳۳]

بابرکت ہے وہ جس نے آسمان کو بُرج عطا کیے اور اِن کو ایک چراغ اور ایک روشن چاند بھی عطا کیا۔

ڈاکٹر بوکائی لکھتے ہیں:

> Here the moon is defined as a body that gives light *(munir)* from the same root as

nur (the light applied to the moon). The sun, however, is compared to a torch *(siraj)* or a blazing lamp. [۱۳۴]

آج ہم جانتے ہیں کہ سورج توانائی (حرارت اور روشنی) کا منبع ہے۔ چاند صرف منور ہے اور ضوفشانی کے لیے خورشید کا محتاج ہے۔ اس آیت میں کتنی خوبصورتی سے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ ڈاکٹر موریس بوکائی اِس بات کی وضاحت اِن الفاظ میں کرتے ہیں:

It is Known that the sun is a star that generates intense heat and light by its internal combustions, and that the moon, which does not give off light itself, and is an inert body (on its internal layers at least) merely reflects the light received from the sun. [۱۳۵]

تفسیری حواشی:

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اپنے فرانسیسی ترجمۂ قرآن پر سیاہ روشنائی میں ترجمہ اور سرخ روشنائی میں حواشی طبع کروائے ہیں۔ اس سے نومسلم یا غیر مسلم جو تفسیری لٹریچر سے بالکل نابلد ہیں، وہ ترجمہ اور حواشی کو خلط ملط نہیں کریں گے۔ اِن حواشی کی چیدہ چیدہ خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱- اختصار:

ڈاکٹر مرحوم نے اپنے فرانسیسی ترجمۂ قرآن پر مختصر حواشی قلم بند کیے ہیں۔ جہاں قاری کو قرآنی آیت سمجھنے میں دقت ہو سکتی تھی وہاں مختصراً وضاحت کردی گئی ہے۔ مثلاً اگر کسی آیت کے مخاطب یا مخاطبین کا ذکر ترجمہ کے اندر نہیں تھا تو نوٹ میں اس کا ذکر کردیا

گیا ہے۔ جو آیت ترجمہ پڑھ کر مکمل طور پر سمجھ میں آ سکتی تھی وہاں حواشی نہیں لکھے گئے۔ پورے ترجمے میں غیر ضروری طوالت سے بچنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۲- احادیث مبارکہ:

ڈاکٹر محمد حمید اللہ حدیث کے موضوع پر بعض اہم کام کر چکے تھے۔ انھوں نے **صحیفہ همام بن منبه** جیسی اہم کتاب کو تلاش کر کے ایڈٹ کیا تھا۔ اس لیے اُن کے تفسیری نوٹس کا ایک اہم مآخذ احادیث مبارکہ ہیں چونکہ حدیث کے بغیر قرآن سمجھنا ہی مشکل ہے، اس لیے انھوں نے اِن حواشی میں بعض احادیث کا ترجمہ نقل کیا ہے مثلاً سورۃ یونس کی آیت ۲۶ کے نوٹ میں بخاری اور مسلم کا حوالہ ہے[۱۳۶] سورۃ الصّف کی آیت نمبر ۶ کے حاشیہ میں ایک حدیث کا فرانسیسی ترجمہ دیا ہے۔[۱۳۷] سورۃ العلق کے آغاز میں احادیث میں مذکور پہلی وحی والی حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے۔[۱۳۸]

۳- واقعاتِ سیرتِ طیبہ:

ڈاکٹر مرحوم نے سیرتِ طیبہ پر بہت کام کیا۔ انھوں نے بعض آیات کے حواشی میں بھی بعض واقعاتِ سیرت کا مختصراً ذکر کیا ہے۔ مثلاً سورۃ الفتح کا ترجمہ شروع کرنے سے پہلے لکھتے ہیں کہ پیغمبر اقدس ﷺ نے ہجرت کے چھٹے سال کفارِ مکہ کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر ایک معاہدہ کیا جس کی شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ مسلمان کعبہ کی زیارت کے لیے مکہ جا سکیں گے[۱۳۹]۔ قرآن میں اسے Victorie éclatante یعنی ''فتحا مبیناً'' کہا گیا ہے۔ آیت مبارکہ (۶۰/۱۰) کے حاشیے میں حدیبیہ کا ذکر کیا گیا ہے۔[۱۴۰]

ابولہب کی بیوی ام جمیل، جو ابوسفیان کی بہن تھی، کے بارے میں لکھتے ہیں:

> Elle jetait des branches d'épineux, la nuit, devant la maison du prophete qui rentrait tard apres la prière devant la ka'ba par des rues sans éclairage.[۱۴۱]

(وہ رات کو پیغمبر اقدس ﷺ کے گھر کے سامنے خاردار شاخیں پھینک دیا
کرتی تھی جو کعبہ میں عبادت کے بعد دیر سے گھر تشریف لاتے ایسی گلی
سے گذر کر جس میں روشنی نہیں ہوتی تھی)

ابولہب کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کا ایک چچا اور اسلام کا بدترین دشمن تھا۔ ایک مرتبہ اُس کے خلاف آپ ﷺ نے اپنی پرورش کرنے والے دوسرے چچا ابوطالب کا ساتھ دیا۔ وہ اس بات کو کبھی فراموش نہ کرسکا۔[۱۴۲]

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے حواشی میں بعض تاریخی واقعات کا مختصر ذکر کیا ہے۔ مثلاً سورۃ الفیل سے متعلق تعارفی نوٹ میں انھوں نے شاہِ حبشہ کے یمن کے گورنر ابرہہ کے کعبہ ڈھانے کے لیے مکہ معظّمہ پر لشکرکشی اور اُن کی ہلاکت کا تذکرہ کیا ہے۔[۱۴۳] حضور نبی اکرم ﷺ اسی برس (عام الفیل) اس واقعہ کے ۵۵ روز بعد اس دُنیا میں تشریف لائے۔

مزید براں ڈاکٹر مرحوم نے اپنے ترجمۂ قرآن کے حواشی میں عربی نعتیہ شاعری کا بھی ذکر کیا ہے۔ مثلاً انھوں نے عہدِ رسالت مآب ﷺ کے نامور شاعر حضرت حسان بن ثابتؓ کا ذکر کیا ہے کہ انھوں نے اپنی شاعری میں محمد اور احمد کو ہم معنی قرار دیا ہے۔[۱۴۴] دراصل دونوں حروف کا مادہ ایک ہے۔

۴- سابقہ کتب سماوی سے استفادہ:

ڈاکٹر حمید اللہ سابقہ ادیان اور اُن کے لٹریچر سے متعلق وسیع معلومات رکھتے ہیں۔ انھوں نے بائبل کا باریک بینی سے مطالعہ کر رکھا تھا۔ اس کے علاوہ انھیں دیگر مذاہب کی کتب تک بھی رسائی حاصل تھی۔ انھوں نے قرآن مجید کے فرانسیسی ترجمہ پر حواشی لکھتے وقت دیگر مذاہب کی مقدس کتب کے بہت سے حوالے دیے ہیں اور ایسے حواشی قدرے طویل ہیں جن میں سابقہ دینی کتب کے ذریعے کسی آیت کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہاں ایک مثال ملاحظہ ہو:

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم

مُصَدِّقاً لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرَاۃِ وَمُبَشِّراً بِرَسُولٍ یَأْتِیْ مِن بَعْدِیْ اسْمُہٗ أَحْمَدُ (الصّف/۶)

Et quand Jésus fils ed Marie dit: O Enfants d' Israel, je suis variment un messager de Dieu à vous, confirmateur de ce qu'il y a devant moi de par la Thora, et annonciateur d'un messager à' venir apres moi dont le nom sera "le Tres Glorieux". ۱۴۵

(اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا: ''اے بنی اسرائیل! میں تمھاری طرف خدا کا پیغمبر ہوں، اپنے سے پہلی کتاب کی تصدیق کرتا ہوں اور اپنے بعد آنے والے رسول کی خوش خبری سنانے والا ہوں جن کا اسم مبارک ''احمدؐ'' ہے)

حاشیہ میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے:

"Je m'appelle Muhammad sur la terre, mais Ahmad dans le ciel. ۱۴۶

(میرا نام زمین پر محمد ہے لیکن آسمان پر احمد ہے)

یہاں ڈاکٹر مرحوم نے Paraklétor کے لفظ پر بحث کی ہے جو دراصل لفظ ''احمدؐ'' کا مترادف ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے خطبات بہاولپور میں بھی اس لفظ کی وضاحت فرمائی تھی۔ پیر قلیطس اور پارا قلیطس دو یونانی لفظ ہیں۔ ان میں تھوڑا سا فرق ہے۔ پیر قلیطس کے معنی ہیں جو حمد و ثنا کا مجسم نمونہ ہے ''احمدؐ'' اور پارا قلیطس کے معنی ہیں Director یا رہنما۔ ۱۴۷ مذکورہ بالا حاشیے میں انھوں نے بریکٹ میں ''امام'' بھی لکھا ہے۔ محمد اسد کے مطابق بائبل میں Periklytos (The Much Praised)

تھا۔ پہلے زمانے میں ترجمہ کرتے وقت ناموں کا بھی ترجمہ کر دیا جاتا تھا، بعد میں مترجمین نے Periklytos اور Paráktetoz کو خلط ملط کر دیا۔ ۱۴۸ چنانچہ قرآن کے مطابق موجودہ بائبل میں بھی حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ یہاں ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اناجیل اربعہ کے بھی حوالے دیے ہیں اور ان میں حضور اکرم ﷺ کی آمد کی پیشین گوئی کی نشان دہی بھی کی ہے۔ ۱۴۹

۷- وضاحت طلب اور ضروری مسائل والی آیات کے تفصیلی حواشی:

اس ترجمۂ قرآن میں جن آیات کی وضاحت ضروری تھی یا جن میں اہم مسائل کا ذکر تھا، اُن سے متعلق حواشی ذرا تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ توحیدِ باری تعالیٰ کے حوالے سے بعض حواشی انتہائی دلنشیں انداز میں لکھے گئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے کی تردید کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> En effet Jesus ne dit nulle part dans les Evangiles: "je sui Dieu" bien au contraire: il est fier d'être l'esclave de Dieu. ۱۵۰
>
> (درحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل میں کہیں نہیں کہا ''میں خدا ہوں'' بلکہ اس کے برعکس انھیں اللہ کا غلام (بندہ) ہونے پر فخر ہے)

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے حروف مقطعات پر مفصل نوٹ لکھا ہے، انھوں نے ایسی تمام سورتوں کا ذکر کیا ہے جن کے آغاز میں یہ حروف ہیں۔ اُن کے مطابق حروف تہجی کل ۲۸ ہیں جن میں سے ۱۴ بطور حروف مقطعات استعمال ہوئے ہیں۔ ۱۵۱

سورۃ النساء (آیت ۳) کے حاشیے میں کثرت ازدواج پر دیگر مذاہب کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ عہد نامۂ عتیق یا نیا عہد نامہ میں کثرت ازدواج پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی۔ پروٹسٹنٹ رہنما Luther، Butzer اور Melanchton سب عیسائیت کے مطابق تعدد ازدواج (Polygamy) کو جائز سمجھتے تھے۔ ۱۵۲ شارلمان Charlemagne کے عہد میں عیسائی پادری خود اس پر

عمل پیرا تھے۔ ہندومت اور زرتشت ازم میں اس کی کوئی قید نہیں۔

فرانسیسی ترجمۂ قرآن - اہلِ علم کی نظر میں:

ڈاکٹر صاحب جیسے عربی وعلوم اسلامیہ کے جیّد عالم کا قرآنِ مجید کا ترجمہ بلاشبہ ایک عظیم کارنامہ ہے۔ مختلف اہلِ علم نے اُن کی اس ناقابلِ فراموش خدمت کو شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ معروف صحافی محمد صلاح الدین مرحوم نے ہفت روزہ ''تکبیر'' میں اس کے متعلق لکھا ''ان کا عظیم کارنامہ فرانسیسی زبان میں قرآن حکیم کا ترجمہ اور تفسیر ہے'' ۱۵۳ پروفیسر خورشید احمد نے ڈاکٹر صاحب کے فرانسیسی ترجمۂ قرآن کو اُن کا نمایاں کام قرار دیا ہے۔ ۱۵۴ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ میں اس ترجمے کے متعلق مرقوم ہے:

> ''عصر حاضر میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا فرانسیسی زبان میں ترجمۂ قرآن ہر لحاظ سے قابلِ ستائش اور لائقِ مطالعہ ہے''۔ ۱۵۵

یہ قرآن کریم کا فرانسیسی ترجمہ یورپ اور مغربی وشمالی افریقہ کے فرانسیسی بولنے والوں میں فہم قرآن اور دعوتِ اسلام کی نشر و اشاعت میں بہت مدد و معاون ثابت ہو رہا ہے۔ کیونکہ فرانسیسی زبان فرانس کے علاوہ سابق فرنچ کالونیز میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے اس ترجمۂ قرآن سے اِن علاقوں کے مسلم اور نو مسلم باشندوں کے ساتھ ساتھ مستشرقین بھی قرآن مجید کے مطالب سمجھ رہے ہیں۔

حواشی و مراجع

۱ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے حالاتِ زندگی کے لیے ملاحظہ فرمائیں:

رحمان، جسٹس ایس-اے-اردو جامع انسائیکلوپیڈیا، لاہور، غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۸۷ء، ج ۱، ص ۵۵۸، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، (مرتب)، الصحیفۃ الصحیحۃ، موسوم بہ **صحیفہ همّام بن منبه**، کراچی، کلفٹن، ۱۹۹۸ء، (مختصر حالاتِ زندگی از احمد عطاء اللہ) ص ۹-۱۰، محمود احمد غازی، ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ-بیسویں صدی کے ممتاز ترین محقق'' ماہنامہ ''دعوۃ'' اسلام آباد،

جلد۹، شمارہ ۱۰، مارچ ۲۰۰۳ء، ص ۲۷-۳۷، لطف الرحمٰن فاروقی، ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ - ایک بے مثال محقق''، حوالۂ سابق، ص ۴۴-۵۵۔ محمد عبداللہ، ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ - علمی روایات کے امین'' حوالہ سابق، ص ۵۶-۵۷۔ محمد صلاح الدین ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ: نام اور کام'' حوالہ سابق، ص ۸۲-۸۹۔ مظہر معین، "الدكتور محمد حميد الله- سيرته و مؤلفاته، مجلة الكلية الشرقية، عدد خاص، جلد ۷۸، عدد ۳-۴، ۲۰۰۳ء، ص ۱۳-۶۶۔ محمد جہانگیر تمیمی، ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ - علم و عمل کا پیکرِ اخلاص'' حوالہ سابق، ص ۹۹-۱۱۸۔

۲؎ ڈاکٹر صاحب کے اپنے قول کے مطابق ان کی تالیفات سات زبانوں میں ہیں۔ ملاحظہ ہو: مکتوب بنام مظہر ممتاز محررہ ۱۱ راکتوبر ۱۹۹۵ء، اورینٹل کالج میگزین، جلد ۷۸، عدد ۳-۴ (۲۰۰۳ء/۴-۱۴۲۳ھ) ص ۲۳۲۔

۳؎ سید قاسم محمود، (مرتب)، ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی بہترین تحریریں، لاہور، بیکن بکس، ۲۰۰۳ء، ص ۲۹۱

۴؎ محمد صلاح الدین، ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ: نام اور کام'' ماہنامہ دعوۃ، اسلام آباد، جلد ۹، شمارہ ۱۰، مارچ ۲۰۰۳ء، ص ۸۵

۵؎ ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ''قرآن مجید کے فرانسیسی ترجمے'' ماہنامہ ''معارف'' (اعظم گڑھ) جلد ۸۴، نمبر ۶، ۱۹۵۹ء ص ۴۶۶

۶؎ حوالہ مذکور، ص ۴۶۷

۷؎ لطف الرحمٰن فاروقی، ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ - ایک بے مثال محقق''، ماہنامہ ''دعوۃ'' اسلام آباد، خصوصی شمارہ، ڈاکٹر محمد حمید اللہ نمبر، جلد ۹، شمارہ ۱۰، مارچ ۲۰۰۳ء، ص ۴۷

۸؎ ڈاکٹر محمد حمید اللہ، (مرتب و مترجم)، الصحیفة الصحیحة، موسوم به صحیفه همام بن منبه ص ۱۰

۹؎ شاہ بلیغ الدین، ''ایک عالم ایک محقق''، سہ ماہی مجلّہ ''عثمانیہ'' کراچی، جلد ۲، شمارہ ۴، اپریل - جون ۱۹۹۷ء، ص ۳۲۔

۱۰؎ مظہر معین، "الدكتور محمد حميدالله - سيرته ومؤلفاته" مجلة الكلية الشرقية، لاہور، کلیہ شرقیہ جامعہ پنجاب، عدد خاص، بیاد ڈاکٹر محمد حمید اللہ، جلد ۷۸، عدد ۳-۴، ۲۰۰۳ء، ص ۳۹

۱۱؎ مظہر ممتاز قریشی، کچھ باتیں ڈاکٹر حمید اللہ کے خطوط کے بارے میں، حوالہ سابق، ص ۱۴۷-۱۴۸

۱۲؎ مکتوب بنام مظہر ممتاز قریشی، محررہ ۲۹ صفر، ۱۴۰۵ھ، اورینٹل کالج میگزین، ص ۱۵۴

۱۳۔ مکتوب محررہ ۲۹ جمادی الاول ۱۴۰۶ھ، حوالہ سابق، ص ۱۵۵

۱۴۔ مکتوب محررہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ، حوالہ مذکور، ص ۱۸۱

۱۵۔ مکتوب محررہ ۳ مئی ۱۹۹۱ء، حوالہ مذکور، ص ۱۸۲

۱۶۔ ڈاکٹر صلاح الدین ثانی، ''ڈاکٹر محمد حمیداللہ بحیثیت قرآنی مترجم''، مجلّہ فکر ونظر (اسلام آباد)، جلد ۴۰، ۴۱، شمارہ ۴، ۱، ص ۱۰۵

۱۷۔ ڈاکٹر محمد حمیداللہ، صحیفہ ہمام بن منبہ، ص ۱۰

۱۸۔ مکتوب مظہر ممتاز قریشی، بنام راقم، محررہ ۱۲/ اکتوبر ۲۰۰۳ء

۱۹۔ محمد حمیداللہ، ''عرض حال'' مقدمہ تفسیر حبیبی از محمد حبیب اللہ (حیدرآباد، دکن، بدون تاریخ) ص ۱۵۵

۲۰۔ پروفیسر ڈاکٹر حمیداللہ کے مکاتیب گرامی بنام محمد عالم مختار حق، مشمولہ ڈاکٹر محمد حمیداللہ کی بہترین تحریریں، ص ۳۵۶

۲۱۔ Maulana Abdul Majid Daryabadi, *Tafsir-ul-Quran* Islamic Book Foundation, Islamabad: (n.d.) (Preface,) Vol.1,P.1

۲۲۔ خواجہ حسن نظامی، ''مشاہیر و مستند علماء کی آراء'' وحی منظوم، از سیماب اکبر آبادی، سیماب اکیڈمی، کراچی ۱۹۸۱ء، (فلیپ)

۲۳۔ ڈاکٹر محمد حمیداللہ، ''قرآن مجید کے فرانسیسی ترجمے'' ماہنامہ معارف، جلد ۸۴، نمبر ۶، ۱۹۵۹ء، ص ۴۶۶

۲۴۔ لطف الرحمٰن فاروقی، ''ڈاکٹر حمید اللہ- ایک بے مثال محقق'' ماہنامہ ''دعوۃ'' (ڈاکٹر محمد حمیداللہ نمبر)، جلد ۹، شمارہ ۱۰، ص ۵۰

۲۵۔ ہفت روزہ ''آئین'' (لاہور) تفہیم القرآن نمبر، جلد ۱۱، شمارہ ۷، ۱۵ دسمبر ۱۹۷۲ء، ص ۱۳۴

۲۶۔ عاصم نعیم امیر، ضیاء القرآن کی تعلیمی و تدریسی اہمیت، ضیاء الامت نمبر، ماہناہ ''ضیائے حرم'' (لاہور)، اپریل مئی ۱۹۹۹ء، جلد ۲۹، شمارہ ۷، ۸، ص ۱۵۹

۲۷۔ ماہنامہ ''معارف''، حوالہ مذکور، ص ۴۶۶-۴۶۷

۲۸۔ ''القرآن فی کل لسان'' عالمگیر تحریک قرآن مجید، حیدر آباد کے زیر اہتمام ۱۹۴۷ء

میں تیسری بار طبع ہوئی۔

۲۹ ڈاکٹر محمد حمید اللہ، خطبات بہاولپور، ادارۂ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، ص ۱۶

۳۰ Muhammad Hamidullah, *Le Saint Coran*, Amana Corporation, Maryland (U.S.A): 1989, P.XLI-LXXVI

۳۱ ظہور احمد اظہر، کالم ''یادیں اور باتیں'' بعنوان ''ڈاکٹر حمید اللہ کی وفات'' روز نامہ ''خبریں'' (لاہور)، ۲۰ دسمبر ۲۰۰۲ء

۳۲ ڈاکٹر محمد عبداللہ، ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ- یادگارِ اسلاف'' مجلّہ ''القلم'' ادارہ علوم اسلامیہ (پنجاب یونیورسٹی لاہور) جلد ۶، شمارہ ۶، دسمبر ۲۰۰۲ء، ص ۱۹۸

۳۳ ڈاکٹر محمد عبداللہ، ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ- علمی روایات کے امین'' ماہنامہ ''دعوۃ'' ڈاکٹر محمد حمید اللہ نمبر، ص ۶۸

۳۴ ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ''قرآن مجید کے فرانسیسی ترجمے'' ماہنامہ ''معارف'' جلد ۸۴، نمبر ۶، ص ۴۶۲-۴۶۶

۳۵ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، جلد ۱/۱۶، ص ۶۱۵

۳۶ جمیل نقوی، قرآن مجید کے اردو تراجم مع مختصر تاریخ القرآن، ادب نما، کراچی، (بدون تاریخ)، ص ۳۸

۳۷ محمد عبداللہ منہاس، ''قرآن مجید کے تراجم مغربی اور مشرقی زبانوں میں'' سیارہ ڈائجسٹ، قرآن نمبر، جلد ۲، ص ۱۶۴

۳۸ حوالہ مذکور

۳۹ Ismat Binark & Halit Eren, *World Bibliography of Translations of the Holy Qur'an (1515-1980)*, Research Centre for Islamic History, Art and Culture, Istanbul: 1986. pp.180-185

۴۰ محمد حمید اللہ- قرآن مجید کے فرانسیسی ترجمے، حوالۂ مذکور، ص ۴۶۲

۴۱ Abdullah Yusuf Ali, *The Holy Qur'an-Translation and*

Commentary, Dar al-Qur'an al- Karim, Beirut, 1403 A.H. Preface, P.xii

۴۲ ڈاکٹر محمد حمید اللہ، قرآن مجید کے فرانسیسی ترجمے، حوالہ مذکور، ص۴٦۲-۴٦۵

۴۳ *The Encyclopedia of Religions,* Macmillon Publishing Company, New York, 1987, vol.12, P.175

۴۴ سید رضوان علی ندوی، ڈاکٹر محمد حمید اللہ- نقوش و تأثرات، مجلّہ ''عثمانیہ'' (کراچی)، جلد۲، شمارہ۴، اپریل تا جون ۱۹۹۷ء، ص۳۸

۴۵ محمد حمید اللہ، قرآن مجید کے فرانسیسی ترجمے، حوالہ مذکور، ص۴٦۵

۴٦ ڈاکٹر محمود الحسن عارف، ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ تعزیتی سیمینار کی روداد'' سہ ماہی ''قافلہ ادب اسلامی'' (لاہور)، جنوری- جون ۲۰۰۳ء، ص۱۳۸-۱۳۹

۴۷ خطبات بہاولپور، ص۲۷۷-۲۷۸

۴۸ M.Hamidullah, *Le Saint Coran,* Amana Corporation, Maryland (U.S.A.) 1985,1405, P.709

۴۹ پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۱۴۰۲ھ، جلد اول، ص۱۲

۵۰ ڈاکٹر منیر احمد مغل (سابق جسٹس لاہور ہائی کورٹ) نے راقم الحروف کو نہ صرف اس ترجمے کے متعلق بتایا بلکہ کمپیوٹر کمپوز شدہ مسودہ بھی دکھایا ہے۔

۵۱ پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن، ص۱۰۰۰

۵۲ M.Hamidullah, *Le Saint Coran,* P.615

۵۳ Ibid, P.1

۵۴ شاہ ولی اللہ دہلوی، فتح الرحمٰن بترجمۃ القرآن، تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور، ص۳

۵۵ شاہ رفیع الدین، القرآن مجید، ص۲

۵٦ شاہ عبدالقادر دہلوی، فوائد موضح القرآن، مکتبہ ہدایت، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی، ص۲

۵۷ مولانا محمود حسن دیوبندی، قرآن شریف مترجم، ناشران قرآن، لاہور، ص۲

۵۸ مولانا، بریلوی، احمد رضا خان، کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، چاند کمپنی لاہور، ص۲

٥٩ حافظ، سید فرمان علی، القرآن الحکیم-ترجمہ وتفسیر، چاند کمپنی، لاہور، ص۲
٦٠ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، سروسز بک کلب، لاہور، ۱۹۸٦ء، جلد اول، ص۴۳-۴۴
٦١ مولانا امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، ۱۹۸۵ء، جلد اول، ص۵۵
٦٢ مولانا عبدالماجد دریابادی، القرآن الحکیم (ترجمہ وتفسیر)، تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور، ص۲
٦٣ مولانا اشرف علی تھانوی، بیان القرآن، مطبع مجتبائی دہلی، جلد۱، ص۱
٦٤ قرآن کریم مع اردو ترجمہ وتفسیر، شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلیکس، مدینہ منورہ، ۱۴۱۷ھ، ص۳
٦۵ پیر محمد کرم شاہ، ضیاء القرآن، جلد اول، ص۲۲
٦٦ احمد سعید کاظمی، القرآن حکیم مع ترجمہ البیان، کاظمی پبلی کیشنز ملتان، ص۲

٦٧ A. Yusuf Ali, *The Holy Qur'an-Translation and Commentary,* op.cit. P.14

٦٨ M. Pickthall, *The Meaning of The Glorious Qur'an* Taj Company Ltd, P.5

٦٩ Maulana Abdul Majid, Daryabadi, *Tafsir-ul-Quran* Islamic Book Foundation, Islamabad Vol, P.1

٧٠ Muhammad Asad, *The Message of the Qur'an* Dar al-Andalus, Gibraltar: 1980, P.1

٧١ شاہ ولی اللہ، قرآن مجید وترجمہ معانی قرآن بزبان فارسی، مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، المدینۃ المنورہ، ص۳۷۔

٧٢ M. Pickthall, *The Meaning of The Glorious Qur'an* (Introduction,) P.17

٧٣ Sayyed Sultan Shah, *The Origin and Life and Its Continuity- A Comparrative Study of the Holy Qur'an and Biology* (unpublished), Islamia University, Bahawalpur, 1997.

۷۴ اکثر مستشرقین حضور اکرم ﷺ کا اسم مبارک صحیح نہیں لکھتے، ولیم میور (William Muir) نے اپنی کتاب کا نام Life of Mahomet رکھا ہے۔ گوئٹے (Goethe) نے بھی رسول اللہ ﷺ کے اسم گرامی کے ہجے درست نہیں لکھے، اُس نے نغمۂ محمدی کو Mahomet's Gesang لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو:

Schimmel, *And Muhammad is His Messenger,* Vanguard Books Ltd, Lahore: 1987, PP. 238-229.

۷۵. M. Hamidullah, *Le Saint Coran,* P.8

۷۶ غلام پرویز، مفہوم القرآن، طلوع اسلام ٹرسٹ، لاہور، جلد اول، ص ''ز''

۷۷ M. Hamidullah, *Le Saint Coran,* P.9

۷۸ حوالۂ سابق، ص ۱۲
۷۹ حوالہ مذکورہ، ص ۲۵-۲۶
۸۰ حوالہ مذکور، ص ۲۶
۸۱ حوالہ مذکورہ
۸۲ حوالہ مذکور
۸۳ حوالہ مذکور، ص ۱۷، ۲۶
۸۴ حوالہ مذکور، ص ۶۹
۸۵ حوالہ مذکور، ص ۲۶۵
۸۶ حوالہ مذکور، ص ۲۸۳
۸۷ حوالہ مذکور، ص ۳۰۵
۸۸ حوالہ مذکور، ص ۲۶۷
۸۹ حوالہ مذکور، ص ۱۳۱

۹۰ M. Hamidullah, *Le Saint Coran,* P.57

۹۱ پیر محمد کرم شاہ، ضیاء القرآن، جلد اول، ص ۲۳۴-۲۳۵

۹۲ M. Hamidullah, *Le Saint Coran,* P.180

۹۳ M.Pickthall, *The Meaning of The Glorious Qur'an,* P.167

۹۴ Maulana Abdul Majid Daryabadi, *Tafsir-ul-Quran,* Vol. II, P.189

۹۵ A. Yusuf Ali, *The Holy Qur'an-Translation and Commentary,* P.422

۹۶ Muhammad Asad, *The Message of the Qur'an,* P.243

۹۷ M. Hamidullah, *Le Saint Coran,* P.561

۹۸ مولانا محمد جوناگڑھی، قرآن کریم مع اردو ترجمہ وتفسیر، ص۱۶۰۲

۹۹ مولانا احمد رضا خان بریلوی، کنز الایمان مع تفسیر نور العرفان، ص۸۹۶

۱۰۰ پیر محمد کرم شاہ، ص۹۲۴

۱۰۱ M. Hamidullah, *Le Saint Coran,* P.238

۱۰۲ حوالہ مذکور، ص۲۴۴

۱۰۳ مولانا اشرف علی تھانوی، القرآن الحکیم مع مکمل تفسیر بیان القرآن، ص۴۹۰

۱۰۴ A. Yusuf Ali, *The Holy Qur'an-Translation and Commentary,* P.579

۱۰۵ M. Hamidullah, *Le Saint Coran,* P.597

۱۰۶ M. Bucaille, La Bible, *le Coran at la Science /* English Translation by the Author and Alastair D.Panell, entitled: *The Bible, The Qur'an and Science,* North American Trust Publication, Indianapolis, 1979, P.204

۱۰۷ امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن، ترجمہ وحواشی مولانا محمد عبدہٗ فیروزپوری، اہل حدیث اکادمی، لاہور، ۱۹۷۱ء، ص۷۱۶

۱۰۸ E.W. Lane, *Arabic - English Lexicon,* the Islamic Text Society, Cambridge, 1984, P.2134

۱۰۹ Steingass, *Arabic - English Dictionary,* P.72

۱۱۰ Salmone, H. Anthony, *An Advanced Learner's Arabic Dictionary,* Lahore, P.594

۱۱۱ تفصیل کے لیے ملاحظہ:

Muhammad Sultan Shah, "Stages of Human

in Vivo Development as Revealed by the Qur'an" *Al-Dawa,* Sheikh Zayed Islamic Centre, Lahore Vol.11, No.16, December, 2001, PP.4-5

۱۱۲ ڈاکٹر محمود احمد غازی، ''ڈاکٹر حمید اللہ - بیسویں صدی کے ممتاز ترین محقق''، ماہنامہ ''دعوۃ'' (ڈاکٹر محمد حمید اللہ نمبر)، ص۳۶

۱۱۳ سید فضل احمد، معجم القرآن، ادارۂ مجددیہ، ناظم آباد، کراچی، ۱۴۰۵ھ، ص۴۳۹

۱۱۴ محمد جوناگڑھی، قرآن کریم مع اردو ترجمہ وتفسیر، ص۲۹۸

۱۱۵ حوالہ سابق، ص۸۱۵

۱۱۶ حوالہ سابق، ص۸۹۴

۱۱۷ حوالہ سابق، ص۸۸۶

۱۱۸ احمد رضا خان بریلوی/مترجم مفتی احمد یار نعیمی، تفسیر نور العرفان، ص۱۷۸

۱۱۹ حوالہ سابق، ص۴۷۶

۱۲۰ حوالہ سابق، ص۵۱۴

۱۲۱ پیر محمد کرم شاہ الازہری، جمال القرآن، ص۵۳۱

۱۲۲ حوالہ سابق، ص۴۹۱

۱۲۳ حوالہ سابق، ص۱۸۳

۱۲۴ Muhammad Asad, *The Message of the Qur'an,* P.326

۱۲۵ حوالہ سابق، ص۴۴۶

۱۲۶ حوالہ سابق، ۴۸۹

۱۲۷ A. Yusuf Ali, *The Holy Qur'an-Translation and Commentary,* P.534

۱۲۸ حوالہ سابق، ص۷۴۳

۱۲۹ حوالہ سابق، ص۸۴۴

۱۳۰ M. Bucaille, *The Bible, The Quran and Science,* P.198

۱۳۱ M. Hamidullah, *Le Saint Coran,* P.423

۱۳۲ M. Bucaille, *The Bible, The Quran and Science,* P.159

۱۳۳ M. Hamidullah, *Le Saint Coran,* P.477

۱۳۴ M. Bucaille, *The Bible, The Quran and Science,* P.155

۱۳۵ حوالہ مذکور، ص۱۵۵، ۱۵۶

۱۳۶ M. Hamidullah, *Le Saint Coran,* P.270

۱۳۷ حوالہ سابق، ص۷۳۹ ۱۳۸ حوالہ سابق، ص۸۱۴

۱۳۹ حوالہ سابق، ص۶۷۸ ۱۴۰ حوالہ سابق، ص۷۳۶

۱۴۱ حوالہ سابق، ص۸۲۶ ۱۴۲ حوالہ سابق، ص۸۲۵

۱۴۳ M. Hamidullah, *Le Saint Coran,* P.739

۱۴۴ حوالہ سابق، ص۸۲۲ ۱۴۵ حوالہ سابق، ص۷۳۸-۷۳۹

۱۴۶ حوالہ سابق، ص۷۳۹ ۱۴۷ خطبات بہاولپور، ص۲۹

۱۴۸ Muhammad Asad, *The Message of the Qur'an,* P.861

۱۴۹ اس موضوع پر راقم کا مضمون ملاحظہ فرمائیں: ''مقدس کتب کی بشارت'' ماہنامہ ضیائے حرم (لاہور)، نومبر-دسمبر ۱۹۸۹ء، ص۶۳-۸۴

۱۵۰ حوالہ سابق، ص۱۶۱

۱۵۱ حوالہ سابق، ص۳

۱۵۲ حوالہ سابق، ص۹۸

۱۵۳ محمد صلاح الدین، ڈاکٹر محمد حمید اللہ- نام او رکام، ماہنامہ ''دعوۃ'' (ڈاکٹر محمد حمید اللہ نمبر)، ص۸۵

۱۵۴ پروفیسر خورشید احمد، ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ- ترکش مارا خدنگ آخریں'' حوالہ سابق، ص۹۷

۱۵۵ اردو دائرہ معارف اسلامیہ (مقالہ: ''قرآن'') دانش گاہ پنجاب، لاہور، جلد ۱۶/۱، ص۶۱۳